REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP—5

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۱ — شمارہ ۴۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ ہجری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں پاکستان سے تشریف لانے والے مہمان مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد کی زبانی موصولہ مورخہ ۸۲/۱۱/۲۰ تک کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۳۰ نبوت (نومبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ مع صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ مورخہ ۸۲/۱۱/۲۸ کو فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) سے واپس قادیان تشریف لے آئیں۔ آپ کے بخیر و عافیت قادیان پہنچنے پر احاطہ نصرت گرلز ہائی سکول میں لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیرِ انتظام مقامی مستورات اور بچیوں کی طرف سے آپ کا شایانِ شان استقبال کیا گیا اور گلپوشی کی گئی۔

۱۵ صفر ۱۴۰۳ ہجری — ۲ فتح ۱۳۶۱ ہش — ۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی بابرکت روحانی اجتماع

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ

جماعت احمدیہ کا اکانوے واں سہ روزہ جلسہ سالانہ اپنی مخصوص دینی روایات کے ساتھ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار مرکزِ احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر مبنی اس بابرکت روحانی اجتماع کی غیر معمولی عظمت و اہمیت واضح کرنے کے لئے بانی جلسہ سالانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تحریرات کے چند روح پرور اور بصیرت افروز اقتباس درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

(۱)

"بیعت کنندگان جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔ بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور اُن باتوں کو نہیں سنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۳)

(۲)

"سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعث ضعفِ فطرت یا کمی مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرطِ صحت و فرصت و عدمِ موانع قویّہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

(۳)

"اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف اُن کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

(۴)

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخِ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔"

(۵)

"اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔"

(اشتہار مشمولہ آسمانی فیصلہ صفحہ الف تا د)

(۶)

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں، اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکساری اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۹۸)

(۷)

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک صاحب ضرور تشریف لائیں ..... اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرّر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔" (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ٹائرز مارکیٹ، صالح پور، کٹک شہر (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ر فتح ۱۳۶۱ ہش

عہدِ خلافتِ رابعہ کا پہلا بابرکت جلسہ سالانہ

بے شمار افضال و برکاتِ سماوی سے معمور ہمارے ۹۱ ویں جلسہ سالانہ کی آمد میں اب صرف چند دنوں کا فاصلہ حائل ہے۔ اُمید قوی ہے کہ بدر کا یہ شمارہ جب تک اپنے محترم قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا اس وقت تک شمعِ احمدیت کے پروانے اس عظیم الشان رُوحانی اجتماع میں شمولیت کی غرض سے رختِ سفر باندھ چکے ہوں گے۔ ہماری مشتاق نگاہیں اس رُوح پرور نظارے کو دیکھنے کے لئے ابھی سے بے تاب ہیں جب فرزندانِ احمدیت کے یہ قافلے وارفتگی و خود سپردگی کے عالم میں اپنے محبوب رُوحانی مرکز کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اور قادیان کی مقدس بستی مادرِ مہربان کی طرح ایک بار پھر اپنے جگر گوشوں کو اکنافِ عالم کی وسعتوں سے سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگا لے گی۔

ہر وہ خوش نصیب احمدی جسے لازوال رُوحانی لذّتوں سے ہمکنار کرنے والی ان پُرکیف ساعتوں کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے، اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دنیاوی قسم کی کوئی عام تفریحی یا ثقافتی تقریب نہیں بلکہ اپنے جلو میں مہتم بالشان اغراض و مقاصد اور گوناگوں آسمانی برکات و فیوض رکھنے کی وجہ سے منفرد اور مثالی شان کا حامل ایک مقدس رُوحانی اجتماع ہے ـــــ ہم خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامُور کی وہ پاکیزہ رُوحانی جماعت ہیں جسے اُس نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور اس کے عالمگیر رُوحانی غلبہ کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور یہ کوئی تعلّی نہیں بلکہ اظہارِ حقیقت ہے کہ آج تمام روئے زمین پر اس درجہ عظیم اور بلند تر مقصد و نصب العین کی حامل ہمارے سوا کوئی اور جماعت نہیں۔ و ذٰلِکَ فضلُ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَن یَّشَآءُ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا یہ اعزاز جہاں ہماری انتہائی خوش بختی اور سعادت مندی پر دلالت کرتا ہے وہاں ہم پر تمام دُنیا میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی بڑی بھاری ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے خود ہم اپنی، اپنی اولادوں کی اور اپنے ماحول کی اصلاح کریں۔ جماعتی تربیت کے اس اہم ترین مقصد کو ہر دَور میں کما حقہٗ پورا کرتے چلے جانے کے لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے سامنے تربیت و اصلاح کا جو وسیع پروگرام اور بہترین لائحہ عمل رکھا ہے اُسی کی ایک اہم کڑی ہمارا یہ جلسہ سالانہ بھی ہے۔

غایت درجہ عظمت و اہمیت کے حامل اس مقدس رُوحانی اجتماع کی بُنیاد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص اذنِ الٰہی کے ماتحت ۱۸۹۱ء میں رکھی اور اس کے مہتم بالشان تربیتی و اصلاحی اغراض و مقاصد کی نشاندہی حضورؑ نے ان مختصر مگر انتہائی جامع الفاظ میں فرمائی:—

> "اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کریں کہ اُن کے اندر خُدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زُہد و تقویٰ اور خُدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دُوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکساری اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمّات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"
> (شہادت القرآن صفحہ ۹۸)

حضورؑ نے مزید فرمایا:—

> "مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالےٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے۔ اور اُن کے ہم و غم دُور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عطا کرے۔ اور اُن کی مُرادات کی راہ اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا، اے ذوالمجید والعطا اور اے رحیم اور مشکل کُشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔"
> (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

رُوحانی اعتبار سے ہر سال افرادِ جماعت کو ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرنے والا ہمارا یہ مقدس سالانہ جلسہ ایک بار پھر اپنے جلو میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور اس کی قدرت کے اَن گنت نشانوں کو لئے ہُوئے قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ جسے منجملہ دیگر خصوصیات کے ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ یہ خلافتِ رابعہ کے بابرکت دَور میں منعقد ہونے والا ہمارا پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ جس میں شریک ہونے والے خوش نصیب افرادِ جماعت کو جلسہ سالانہ کی بے شمار دائمی برکات سے متمتع ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعتہائے احمدیہ بھارت کے نام پہلا رُوح پرور اور بصیرت افروز پیغام سُننے اور اس کی لازوال برکتوں سے اپنی جھولیاں بھرنے کی خداداد سعادت بھی نصیب ہوگی۔ پس اِس سنہری موقعہ کو غنیمت جانئے اور اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی کوشش کیجئے کہ ؎

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر نہ جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

خورشید احمد انور

"....عالی مقام"

شکر تیرا اے خدا کیسا کریں کیونکر کریں / پھر چمن کو مل گیا ہے پاسباں عالی مقام
ہے ترا بے حد کرم ہم پر کیا تو نے عطا / قافلہ موعود کو رہبر جواں عالی مقام
وہ جسے ہے دسترس تحریر کے ہر صنف پر / وہ جو ہے مانا ہوا شعلہ بیاں عالی مقام
"اب کوئی عہدِ خلافت کے لئے خطرہ نہیں" / دے گیا ایسی خبر وہ مہرباں عالی مقام
منتشر اب ہو نہیں سکتا کبھی وہ قافلہ / جس کا طاہر ہو امیرِ کارواں عالی مقام
عالمِ انسانیت میں گل کھلیں گے پیار کے / پھر سے بنے گا یہ جہاں اک گلستاں عالی مقام
اے مرے آقا مبارک ہو تجھے تختِ مسیح / آسمانوں کی سلطنت کے حکمراں عالی مقام
ہیں مقدر تیری ہستی سے بہت خوشیاں یہاں
اے امام وقت کے زندہ نشاں عالی مقام

خاکسار: بشیر احمد آثر شوپیاں (کشمیر)

خطبہ جمعہ

اگر اقوامِ عالم اپنے ربّ کی طرف نہ لوٹیں گی تو زبردست ہلاکت کا شکار ہو جائیں گی -!!

اقوامِ عالم سر جوڑیں اور حقوق کی ادائیگی کر کے فساد دُور کرنے کی کوشش کریں -!!

جماعت دُعا کرے کہ مہربان خدا اپنی مہربانی سے ان قوموں کو اپنے غضب سے بچا لے

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ - مورخہ ۱۶ شہادت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء - بمقام مسجد اقصیٰ - ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ - (القصص آیت: ۷۸) فساد کرنیوالوں سے اللہ تعالیٰ پیار نہیں کرتا - انہیں پسند نہیں کرتا - اور وہ تمام بشارتیں جو قرآنی وحی میں خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والوں کے لئے اور جو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرتے ہیں ان کے لئے دی گئی ہیں ، ان سے مفسد محروم رہتے ہیں -

جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مومن و کافر ہر دو کو بشارتیں بھی ملی ہیں - اور تنبیہہ بھی کی گئی ہے انہیں - اس وقت

دُنیا میں ایک عظیم فساد

بپا ہے اور نوعِ انسانی خود اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر رہی ہے - اس وقت اس کرہ ارض پر بڑے خطرناک حالات پیدا ہو چکے ہیں - اور اگر نوعِ انسانی نے اصلاح نہ کی اور اپنے پیدا کرنے والے مہربان ربّ کی طرف رجوع نہ کیا تو اس قدر تباہی سامنے نظر آتی ہے کہ جسے سوچ کر بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں -

قرآن شریف نے صرف یہ اعلان نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ مفسدین سے پیار نہیں کرتا اور انہیں پسند نہیں کرتا بلکہ فساد کی جو تعریف اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اسے بھی بیان کیا ہے اور اسے دُور کرنے کا جو طریق ہے اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے -

فساد قرآن کریم کی اصطلاح میں

حق تلفی کا نام ہے ، ظلم کا نام ہے - حق کو تلف کرنا بُرا ہے - حق وہ ہے جو حقیقی ہو - اگر انسان خود اپنے حقوق بنا لے جو اس کے حق نہیں ہیں اور کوئی شخص ان کو تلف کرے تو وہ قابلِ الزام خدا تعالیٰ کے نزدیک نہیں - اس لئے قرآن کریم نے حقوق کو قائم بھی کیا اور ان کی حفاظت کے سامان بھی پیدا کئے - قرآن کریم نے انسان کے حقوق بھی قائم کئے اور اس کائنات کی دیگر ہر شئے کے حقوق بھی قائم کئے - لیکن اس وقت میرا موضوع صرف انسان سے تعلق رکھتا ہے -

انسان کا حق وہ ہے

اصولاً جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہو اور جو اللہ تعالیٰ نے حق قائم کیا انسان کا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں اور صلاحیتیں اسے دیں ، ان کی نشو و نما کے لئے جو سامان اس نے پیدا کئے وہ اسے میسّر ہوں - اور قوتوں اور صلاحیتوں کی نشو و نما کے راستہ میں روک نہ بنا جائے - نہ ان سامانوں کو جو ان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اس سے چھینا جائے - اگر قوم قوم کے حقوق کو پہچانے اور ان حقوق کی ادائیگی کے لئے تیار ہو تو بین الاقوامی فضا میں نہایت ہی حسین امن کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے -

قرآن کریم نے ، جو فساد پیدا ہوتا ہے ، اس کے متعلق ایک ، تو یہ فرمایا کہ حق کا علم ہونا چاہیئے - اور یہ کہ حق وہ ہے جو خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے - ہمیں بتایا کہ حق تلفی مختلف طریقوں سے ہوتی ہے - مختلف وجوہات کی بناء پر حقوق کو غصب کر لیا جاتا ہے - ایک تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کو پہچانا ہی نہیں - کسی انسان یا کسی جماعت یا کسی گروہ یا کسی ملک یا کسی خطۂ ارض میں - چونکہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق کو پہچانا ہی نہیں - اور پھر ان کی حق تلفی میں حقوق کی ادائیگی میں جان بوجھ کر بھی غفلت ہوئی - کیونکہ سوچ ہی کوئی نہیں تھا - اور غفلت ہو جاتی ہے بے خیالی میں بھی سستی میں بھی ،

بیدار مغزی نہ ہونے کی وجہ

سے بھی ، یاد دہانیوں کے فقدان کی وجہ سے بھی ، کسی ایسے نظام کے نہ ہونے کی وجہ سے بھی جو وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (الذّٰریٰت آیت: ۵۶) کے تحت قائم ہو - جب بتایا جائے تو سمجھنے والے بھی ہوں - اور جب سمجھنے والے ہوں تو بتانے والے بھی ہوں - دونوں چیزیں اس میں ہمارے سامنے رکھیں - اگر حق تلف ہو جائے تو اس حق تلفی کے نتیجے میں جو فساد پیدا ہوا ہے اسے دُور کیسے کیا جا سکتا - تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گفت و شنید کے ذریعے سے دُور کرنے کی کوشش کی جائے -

اقوامِ عالم سر جوڑیں

اور حقوق کی ادائیگی کا سامان پیدا کر کے فساد کو دُور کرنے کی کوشش کریں - اور اگر کوئی ملک یا بہت سے ملکوں کا مجموعہ بضد ہوں کہ ہم نے جو اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ حقوق ہیں انہیں بہرحال ادا نہیں کرنا تو وہ جو سمجھ رکھتے ہیں وہ اپنی پوری طاقت کا استعمال کرنے کے لئے تیار ہوں - اور اس وقت اور اس موقع پر اور ان حالات میں وہ اپنی دوستیوں کو قربان کریں اور امنِ عامہ کو قائم کرنے کے لئے اپنی دوستی کو بھی ، اپنے اموال کو بھی ، اپنی جانوں کو بھی ، اپنی نسلوں کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں - تاکہ اس دُنیا میں امن پیدا ہو - بہرحال قرآن کریم حقوق کو قائم کرتا ہے حقوق کی تعیین کرتا ہے ، حقوق کو قائم کرنے کے سامان پیدا کرتا ہے - طریقے بتاتا ہے - وضاحتیں کرتا ہے - بڑی تفصیل میں گیا ہے - اگر فساد پیدا ہو تو اس کو کیسے دُور کیا جائے ان راہوں کو بھی روشن کرتا ہے - اگر ہٹ دھرمی کے نتیجہ میں اور لالچ کے نتیجہ میں یا دشمنی کی وجہ سے یا تعصب کی بناء پر حق تلفی ہو رہی ہو تو اُن لوگوں پر جن کو خدا تعالیٰ نے عقل اور سمجھ عطا کی اور نورِ فراست انہیں دیا اور

قرآن کریم جیسی عظیم شریعت

ان کے ہاتھ میں پکڑائی انہیں حکم دیا گیا ہے کہ تم ہر چیز قربان کر کے نوعِ انسانی کے لئے امن کے سامان پیدا کرو - بہرحال قرآن کریم نے ان ساری باتوں کے نتیجہ میں یہ اعلان بھی کیا کہ اگر فساد ہو گا تو فساد کے دو نتیجے نکلیں گے - ایک اس دنیا میں جو چین پیدا ہو گا امن کی زندگی پھر نہیں گزار و گے تم - اور دوسرے احکام الٰہی کو نظر انداز کرنے اور شریعت کے قانون کو توڑنے کی وجہ سے اُخروی زندگی میں بھی کوئی چین کی زندگی تمہیں نصیب نہیں ہو گی - اُن بشارتوں کے حقدار تم نہیں ہو گے جو قرآن کریم نے دی ہیں - تو یہ زندگی اور آنے والی زندگی ہر دو بے چین زندگی ، سکون سے خالی زندگی ، خدا تعالیٰ کی محبت سے محروم زندگی ، خدا تعالیٰ کے قہر سے معمور زندگی ایک جہنم کی زندگی ہو گی - اس لئے آج میں جہاں ...

جماعتِ احمدیہ سے یہ کہوں گا

کہ وہ نوعِ انسانی کی خاطر خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں کریں کہ خدایا! تُو نے ہمیں عقل تو دی ہے، فراست تو عطا کی ہے لیکن سامان اور مادی اسباب نہیں دیئے کہ ہم فساد کو دُور کر سکیں۔ ہم تیرے حضور نہایت عاجزانہ تضرّع سے التجا کرتے ہیں کہ تُو ہماری دعاؤں کو سُن اور انسان کو عقل اور فراست عطا کر کہ وہ اپنے بھلے، بُرے کی تمیز کر سکے۔

اور دُوسرے میں تمام اقوامِ عالم کو

پھر سے تنبیہ

کرنا چاہتا ہوں جیسے آج سے قبل ۱۹۶۷ء میں انگلستان میں ایک موقع پر مَیں نے بڑی وضاحت سے انہیں کہا تھا کہ اگر تم ساری اقوام جو بعض لحاظ سے مہذّب اور ترقی یافتہ ہو اپنے ربّ کریم کو پہچان کر اس کی طرف واپس نہیں لوٹو گے تو ایک ایسی ہلاکت تمہارے سامنے کھڑی دیکھتا ہوں مَیں، پیشگوئیوں کے مطابق جو قرآن کریم نے کیں، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول کر بیان کیں۔ جو اُمّت کے بزرگ کرتے چلے آئے ہیں۔ ایک ایسی ہلاکت ہوگی کہ زمین کے علاقوں کے علاقے ایسے ہوں گے جن میں زندگی ختم ہو جائے گی۔ یہ انتباہ کیا گیا ہے۔ یعنی صرف انسان نہیں مارے جائیں گے بلکہ کوئی جانور نہیں رہے گا۔ کوئی چرندہ نہیں رہے گا۔ کوئی درندہ نہیں رہے گا۔ کوئی بکٹیریا نہیں رہے گا۔ کوئی وائرس (VIRUS) کا کیڑا نہیں رہے گا۔ زندگی جس کو کہتے ہیں، درختوں کی زندگی، دُوسری زندگی،

زندگی ختم ہو جائے گی

اور وہ خطّے زندگی سے عاری ہو جائیں گے۔ اس قسم کی ہلاکت سے ڈرایا مہدی اور مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دُنیا کو۔ اور استدلال کیا پہلی زبردست پیشگوئیوں سے بھی اور انہی کی تفصیل اور تفسیر میں جو باتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بتائیں ان کی روشنی میں پہلی تفسیر کو اس دنیا کے سامنے رکھا۔

اندر سے جانتے ہیں کہ ہم خطرے میں ہیں۔ جب لنڈن میں مَیں نے یہ انتباہ کیا تو ایک دوست اپنے بنک کے منیجر کو جو انگریز تھا (عیسائی یا دہریہ جو بھی تھا وہ، بہرحال مسلمان نہیں تھا) ساتھ لے کر آئے۔ رات کے کھانے کے بعد مَیں نے یہ پیپر پڑھنا تھا وہاں۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ پہلا فقرہ جب آپ کے مُنہ سے نکلا تو حیرانگی اور پریشانی میں اس کا مُنہ یوں کھلا (کھل جاتا ہے لوگوں کا) اور پھر سارا وقت کھلا ہی رہا۔ کیونکہ فقرے کے بعد فقرہ جو تھا وہ اُن کو جھنجھوڑنے والا تھا۔

۱۹۶۷ء کے بعد اب قریباً پندرہ سال ہو گئے ہیں۔ اب پیچھے جیسے وہاں کے حالات خراب ہوئے تو جن دکانوں میں یہ چھپے ہوئے مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کے یہ پیپر چھپا تھا ان دُکانداروں نے مانگنے شروع کئے کہ

اس کی مانگ بڑھ گئی ہے،

یہ ہمیں دوبارہ چھاپ کے دیں۔ تو وہ دوبارہ چھاپ کے بھی دے رہے ہیں۔ اور دوبارہ مَیں تنبیہ ان کو بھی کر رہا ہوں۔ جماعت ان کے لئے دُعائیں کرے۔ وہ لوگ اپنی فکر کریں۔ اندھیرے میں ہی کسی کو تلاش کریں۔ اُس کو جس نے ان کو پیدا کیا اور جو بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اور جذبہ پیدا کریں اپنے دل میں کہ اُن کا ربّ جس نے انہیں اپنا بندہ بنانے کے لئے پیدا کیا تھا۔ اور جس سے دُوری کی راہوں پر، اپنی بدقسمتی کے نتیجہ میں انہوں نے غلط قدم اُٹھائے۔ وہ مہربان خدا اُن پر مہربانی کرے۔ اور جو صراطِ مستقیم اسلام نے نوعِ انسانی کے سامنے پیش کیا جو شاہراہِ غلبۂ حُسنِ انسانیت بھی ہے۔ (بہت سارے نام اس کو دیئے جا سکتے ہیں) اس شاہراہ پر ان کو چلنے کی توفیق عطا کرے اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کے اس بھیانک نتیجہ سے بچائے جائیں۔

اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان غیر مسلم اقوام کو اپنی بھلائی کی فکر کے سامان پیدا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ❁

(الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ

غرباء کے گھر تعمیر کرانے کیلئے فنڈ کا اجراء

مسجد اقصیٰ ربوہ میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۲۹ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے غرباء کے گھروں کی تعمیر سے متعلق اپنے بابرکت دورِ خلافت کی پہلی مالی تحریک کا اعلان فرمایا ہے —!!

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کرنے کے بعد حضور نے اپنے خطبہ کا آغاز نہایت خوبصورت طریق سے فرمایا۔ حضور نے بچّوں کے ایک کھیل کلیڈوسکوپ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح سے اس میں ذرا سا زاویہ بدلنے سے منظر بدل جاتا ہے اور کئی زاویوں سے کئی مناظر دکھائی دیتے ہیں، اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے ایک رُوحانی کلیڈوسکوپ قائم کیا ہُوا ہے۔ بچّوں کی کھیل کے تو مناظر بھی محدود ہیں۔ لیکن جو رُوحانی کلیڈوسکوپ اللہ تعالیٰ نے سُورۃ فاتحہ کی صورت میں جاری فرمایا ہے اس کے نظاروں اور زاویوں کی کوئی حد و نسبت نہیں۔ چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور بے شمار علمائے ربانی نے اس پر قلم اُٹھایا ہے۔ اور اس کے نظاروں سے محظوظ ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے لامتناہی نظاروں کا سلسلہ ختم نہیں ہُوا۔

مالکِ یوم الدین کی ایک نئی تفسیر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا سورۃ فاتحہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم ولا
الضالین ۝

کہ اے خدا! ہماری سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کر وہ راستہ جس پر چل کر انعام ملے وہ راستہ تیرے غضب کا راستہ نہ ہو۔ حضور نے فرمایا مَیں نے سوچا کہ جب سیدھے راستے کی دُعا مانگی جاتی ہے تو وہ انعام والا راستہ ہو سکتا ہے اس میں مغضوب علیھم کا ذکر کیوں آیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میری توجہ اس طرف پھیری کہ صراطِ مستقیم وہ راستہ ہے جس پر بہرحال اللہ تعالیٰ نے بندوں کو لانا ہے۔ اس پر غور کرتے ہوئے میری نگاہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ کی پہلی آیات کی طرف پھیر دی اور یہ مضمون میرے ذہن میں آیا کہ صراطِ مستقیم وہی راستہ ہے جو سورۃ فاتحہ کی ابتدائی آیات میں مالکِ یوم الدین تک بیان ہُوا ہے۔

حضور نے اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مخلوق نے بہرحال ایک روز اپنے مالک و خالق کے پاس جانا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مالکِ یوم الدین ہونے کی صفت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ مخلوق میں سے کسی کی کوئی ذاتی صفت باقی نہ رہے گی۔ اس میں نباتات، جمادات، انسان، حیوان غرضیکہ ہر چیز شامل ہے۔ حضور نے جدید سائنس کے بعض انکشافات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ علم فلکیات کے ماہر یہ جان گئے ہیں کہ ہماری زمین سے ہزاروں لاکھوں گنا بڑے ستارے غائب ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک شدید قوت کا مرکز ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور وہ اس میں ڈوب کر ختم ہو جاتے ہیں اور پھر ان کا کوئی سُراغ نہیں ملتا۔ ابھی تک سائنس صرف اتنا ہی پتہ لگا سکی ہے کہ یہ بڑے بڑے ستارے ایک ایسے ستارے کی طرف کھینچے جاتے ہیں جو خود سمٹتے سمٹتے ایک نقطہ بن جاتا ہے۔ ہمارے سُورج سے سینکڑوں ہزاروں گنا بڑے ستارے جو زبردست توانائی کے حامل ہوتے ہیں ڈولتے ڈگمگاتے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور پھر اُن کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ سائنسی اصطلاح میں یہ کہا جاتا ہے کہ مادّے کی ہر قسم کی صفات ختم ہو جاتی ہیں۔ اور ذاتی صفات سے مادّہ کلیۃً مبرّا ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس کا نام عدم ہے۔ یہ وہی بات ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو مالکِ یوم الدین کہہ کر اشارہ کیا ہے۔ سائنس کو ابھی اس کا پوری طرح علم نہیں کہ یہ ستارے کہاں جاتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ وہ اپنے ربّ کی طرف لَوٹتے ہیں۔ مگر سائنس کو ابھی اس کا علم نہیں۔

حضور نے فرمایا، ہر چیز اپنے پیدا ہونے کے بعد ایک سفر شروع کرتی ہے جو بالآخر خدا تعالیٰ کی ذات پر ختم ہوتا ہے اس سفر کے جو رستے ہیں۔ ان کا سورۃ فاتحہ کی آیات میں تفصیل سے ذکر ہے۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر کا ایک نیا اور اچھوتا پہلو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے الحمد للہ کہ اے انسان! تُو صراطِ مستقیم کی وہ راہ اختیار کر

جو حمد سے شروع ہوتی ہے۔ جب اس راہ سے داخل ہوگا تو سب سے پہلے ربوبیت کی حمد کرتے ہوئے پھر رحمانیت اور رحیمیت کے مراحل آئیں گے۔ اور یہ سب سفر طے کرنے کے بعد تم اپنے اللہ کے حضور حاضر ہوگے۔ اور تمہارا کچھ باقی نہ رہے گا۔ حضور نے فرمایا اگر اس سفر میں رحمانیت اور رحیمیت سے نہ گزرا جائے تو مغضوب اور ضالین بننے کا خطرہ ہے۔ رحمانیت کے انکار سے یہود مغضوب بن گئے۔ اور رحیمیت کے انکار سے عیسائی ضال بن گئے۔

حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے انکار پر عیسائیت کی ساری عمارت استوار ہے۔

حمد کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ تین باتیں سامنے آتی ہیں۔ اول یہ کہ نظریاتی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ وہی ذات باری کلیتہً تعریف کی مستحق ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ نظریہ دل پر وارد ہو کر دلی لذت اور جوش سے انسان حمد کرے، اور یہ حمد دل سے نکلے۔ یعنی حمد کے اظہار میں دل پیار کا اظہار کرے۔ اور پھر اپنے مالک تک پہنچے۔ اس میں تیسری بات یہ ہے کہ اعمال کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی جائے۔ رب رحمٰن ہے بندہ بھی رحمانیت اختیار کرے۔ رحیمیت کی صفات پیدا کرے یہ راستہ بڑا مشکل ہے۔ اور بندے کے اسی راستہ پر چلنے سے اللہ تعالیٰ اُسے انعام پانے والوں تک لے جاتا ہے۔

مسجد بشارت کی تعمیر پر اللہ کی حمد

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مسجد بشارت سپین کی تعمیر اور اس کے افتتاح کے وقت میری توجہ اس طرف منتقل ہوئی کہ اس مسجد کے قیام پر ساری دُنیا میں احمدیوں نے خوشی کے ترانے گائے ان کے دلوں نے ولولے محسوس کئے۔ مگر یہ خیال آیا کہ مذکورہ بالا تیسری شق کس طرح پوری ہو کہ ہم عملی طور پر مسجد بشارت کے قیام پر اللہ کی حمد کر سکیں۔ حضور نے فرمایا اس ضمن میں بعض اقدامات یورپ میں کر چکا ہوں۔ یہاں بھی بعض کام کرنے ہیں حضور نے فرمایا اللہ کا گھر بنانے کے شکرانے کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اس مقصد کے لئے آج میں غریبوں کے گھر بنانے کا فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی جو یہ طے کرے گی کہ کن غرباء کو کس حد تک امداد دی جائے گی۔ حضور نے فرمایا جماعت پر دوسرے مالی بوجھ بھی ہیں۔ یہ بھی درست ہے اللہ تعالیٰ نے بڑے ذرائع بھی عطا فرمائے ہیں۔ پھر بھی ہماری کوششیں محدود ہیں۔ تمنائیں بے شمار ہیں، رستے بھی بے شمار ہیں۔ ان سے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ یہ حصہ ابھی تک خالی پڑا تھا۔ اس کے لئے بھی کچھ کرنا ہوگا۔

حضور نے فرمایا ملک میں کثرت سے غرباء کو سر چھپانے کے لئے جگہ میسر نہیں۔ ان کو بہت مجبوریاں درپیش ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم غرباء کو اخلاق حسنہ کی بھی تعلیم دیں گے ان کو نظم و ضبط بھی سکھائیں گے۔ ویسے ضرورت تو اتنی بڑی ہے کہ دُنیا کی حکومتیں مل کر بھی اس مسئلہ کو پورے طور پر حل نہیں کر سکتیں۔ لیکن جماعت احمدیہ اس زمانے میں واحد جماعت ہے جو رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے لئے یہ کام شروع کرے گی۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا۔ کروڑوں روپے کے مقابلہ میں ہمارے چند روپے برکت پائیں گے۔ اور غرباء میں ایمان بھی بڑھے گا۔

حضور نے سب سے پہلے اپنی طرف سے دس ہزار روپے دینے کا اعلان فرمایا اور صدر انجمن احمدیہ کی بچت سے دو لاکھ روپے کے عطیہ کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا میں، تحریک جدید، وقف جدید، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو بھی تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنی توفیق کے مطابق اس میں حصہ لیں۔ حضور نے فرمایا جہاں تک دیگر احمدیوں کا تعلق ہے پہلی توجہ لازمی چندہ کی طرف ہونی چاہیئے۔ نادہند، دہند نہیں۔ بقایا دار بقائے ادا کریں۔ جب تک یہ کام نہیں ہو جاتا میں کوئی تحریک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنے زور سے یہ تحریک میرے دل میں ڈالی کہ میں اس کے اعلان سے رُک نہیں سکتا۔ حضور نے فرمایا احباب جماعت بھی اس میں حصہ لیں۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ دیگر چندوں کا توازن نہ بگڑنے دیں۔ ابھی اور بہت سی تحاریک اللہ کی راہ میں آنے والی ہیں۔ ان میں بھی حصہ لینا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اہم بات حضور نے یہ ارشاد فرمائی کہ اس میں صرف وہ احباب حصہ لیں جو اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر خود یہ فیصلہ کریں کہ وہ شرح کے مطابق چندہ دیتے ہیں۔ اور جن کو شرح کے مطابق لازمی چندہ جات دینے کی توفیق نہیں وہ ایک آنہ بھی اس تحریک میں نہ دیں۔ حضور نے فرمایا اس شرط سے یہ تحریک عام ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ ہم سب کے مصائب دُور کر سکیں۔ لیکن ہم کچھ نہ کچھ ضرور کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غرباء کو خود مستغنی کر دے گا۔

حضور نے فرمایا، اس کا ایک دُوسرا پہلو بھی ہے۔ اس کا تعلق رحیمیت سے ہے۔ اسلام غرباء کو عزت نفس بھی سکھاتا ہے اور یہ تلقین کرتا ہے کہ حتی المقدور یہ کوشش کرو کہ لینے والے نہ بنو دینے والے بنو۔ اسلام دُنیا کے سب معاشروں سے برعکس یہ حیرت انگیز شکل پیش کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم لازماً مدد کریں گے۔ مگر اسلام کے ان تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پس غرباء کو بھی چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے قناعت اختیار کریں۔ اس سے عظمت کردار پیدا ہوتی ہے۔ انہیں حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ لینے والے نہ ہوں۔ دینے والے ہوں۔ حضور نے اس ضمن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی مثالیں بیان فرمائیں۔!

صنعت کاروں، تاجروں اور ماہرین معیشت کو تحریک

حضور نے فرمایا رحیمیت کا تقاضا ہے کہ ہم غرباء کی اس رنگ میں مدد کریں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا کہ میں جماعت کے ذی شعور احباب، صنعت کاروں، تجارت کا ملکہ رکھنے والوں، مالی لحاظ سے وسعت اور تجربہ رکھنے والوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ربوہ کے حالات دیکھ کر (فی الحال ربوہ سے کام شروع کیا جائے) ان غرباء کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ غور کریں کہ جماعت ان کی کیا مدد کر سکتی ہے۔ کونسے وہ ایسے ذرائع بروئے کار لا سکتے ہیں کہ غرباء اللہ کی رحمت سے بھی حصہ پانے والے ہوں۔ اور ان کی تمنائیں بھی پوری ہو سکیں۔ حضور نے فرمایا جماعت کے صنعت کاروں، تاجروں اور ماہرین اقتصادیات کو اس اعلان عام کے ذریعہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ یہاں کے حالات کا جائزہ لیں اور کوئی لائحہ عمل طے کریں۔

حضور نے فرمایا اس ساری تحریک کے عملی نفاذ کی ذمہ داری اُمور عامہ پر ہوگی۔ حضور نے فرمایا، اُمور عامہ کا کام صرف محاسبہ اور تنفیذ نہیں ہے۔ یہ غلط تصور ہے جو رائج ہو چکا ہے۔ محاسبہ اور تنفیذ اُمور عامہ کے بہت سے کاموں میں سے ایک بہت معمولی کام ہے۔ امور عامہ کے اصل مقاصد غریبوں کی پرورش، خبر گیری، یتامیٰ کی دیکھ بھال کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا اس سکیم کی تنفیذ کا کام امور عامہ کرے گی۔ لیکن ایک کمیٹی ہوگی جو سارے کام کی نگران ہوگی

اپنے گھروں کو مسیح موعودؑ کے گھر بنا دیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی آمد کے سلسلے میں احباب کرام کو اپنے گھر پیش کرنے کے بارے میں تلقین کرتے ہوئے فرمایا، اگرچہ سارے گھر خدا کے گھر ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ بعض دفعہ یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے گھر مجھے دو۔ ایسے ہی امتحان کا ایک موقعہ جلسہ سالانہ کی صورت میں آنے والا ہے۔! جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے سارے گھروں کو مسیح موعودؑ کے گھر بنا دو۔ اور مسیح موعودؑ کے سارے گھر اللہ تعالیٰ کے گھر بن جائیں گے۔ حضور نے فرمایا پہلے بھی احباب پیش کرتے ہیں۔ اب بھی اور زیادہ محبت سے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گھر پیش کریں۔ کارکنان جلسہ سالانہ بھی اپنی ساری طاقتیں مالک یوم الدین خدا کے حضور پیش کر دیں۔ حضور نے اہل ربوہ کو شہر کی صفائی، ستھرائی اور سجاوٹ کی طرف متوجہ کیا۔ اور فرمایا کہ غیر ملکوں یورپ وغیرہ میں میں نے یہ دیکھا ہے کہ ہر طبقہ اور سوسائٹی زینت کی طرف توجہ کرتی ہے۔ غریب بھی معمولی خرچ سے اپنے گھر کو سجا لیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا، میں نے سوچا، یہ تو اسلام کا کام ہے۔ یہ تو مسلمانوں کا کام ہونا چاہیئے تھا۔ یہ حکمت کی ایک گمشدہ بات تھی جو مجھے مل گئی۔ وہیں پر میں نے کہا تھا کہ ربوہ جاتے ہی یہ بات مجھے یاد کرائیں۔

انجینئرز اور آرکیٹکٹس ایسوسی ایشن توجہ کرے!

حضور نے فرمایا، میں احمدی انجینئروں اور آرکیٹکٹس کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بھی غرباء کے گھروں کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی بھرپور ذہنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے ایسے نقشے تجویز کریں جو دلکش بھی ہوں، موسموں سے بھی مطابقت رکھیں اور غریبوں کی دسترس میں بھی ہوں۔ حضور نے فرمایا، یہ احمدی انجینئروں کے لئے چیلنج ہے۔ اس ضمن میں حضور نے ایک انعامی مقابلے کا اعلان فرمایا۔

حضور نے فرمایا جو آرکیٹیکٹ ایک غریب گھر کا ڈیزائن جو سب سے کم قیمت میں سب سے اچھا بن سکے۔ ایسا ڈیزائن بنائے گا، میں اُسے اپنی طرف سے ایک خاص انعام دوں گا۔!

حضور نے فرمایا چھ ماہ میں ایک غریبانہ گھر کا نقشہ بنائیں۔ اس کے اردگرد سبزے اور درختوں کو بھی ملحوظ رکھیں سبزہ بھی غریبانہ ہو۔

(الفضل یکم نومبر ۱۹۸۲ء)

نماز کے بعد ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کے آداب

از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء ربوہ

ذکرِ الٰہی

اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے تصور سے اس کی عظمت، اس کے جلال، اس کے احسانات اور اس سے اہل اللہ کی محبت کے جلوے دنیا دیکھے۔ یہاں تک کہ ایمان والے ایسے نظر آئیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہیں اور ان کی رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں اپنے مولا کریم کا پیار سرایت کئے ہوئے ہے۔ ان کی کوئی آن اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہیں ہوتی جو بھی وہ کام کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بن جاتا ہے کیونکہ ان کے سارے کام اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اس کی اطاعت کے جذبہ کے تحت ہوجاتے ہیں۔ پھر یہ بھی تو ایک صداقت ہے کہ ؎

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

دعا کا ایک اپنا فلسفہ ہے۔ دعا کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ" کہ دعا عبادت کا مغز اور نچوڑ ہے۔ عبادت کی ساری برکتیں دعا میں سمٹ آتی ہیں۔ دعا کی کیا افادیت ہے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "برکات الدعا" کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت صرف مدِنظر یہ بتانا ہے کہ نماز یا جماعت کے بعد کون کونسے ذکر اور دعائیں مسنون ہیں اور اس بارہ میں احبابِ جماعت کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیئے۔ نماز بجائے خود ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اس لئے نماز میں حتی الوسع بکثرت دعائیں کی جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ نماز ختم ہونے کے بعد کی دعائیں اور اذکار ہیں۔ ان میں سے جن مسنون اذکار اور دعاؤں کا احادیث میں ذکر ہے انہیں حدیث کی کتابوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور ایسے اذکار اور ادعیہ کے مختصر مجموعے بھی شائع شدہ ہیں۔ عمومی لحاظ سے اس قسم کے اذکار اور ادعیہ کی تعداد ایک سو سے زیادہ تجاوز ہے۔ ان میں سے بعض اذکار اور دعائیں مختصر ہیں اور بعض کی عبارت خاصی لمبی ہے پس اس قسم کی روایات سے اگر یہ مراد لی جائے کہ ہر نماز کے بعد یہ تمام مذکورہ سب ذکر مسنون ہیں تو پھر اس کے لئے خاصا لمبا وقت درکار ہوگا۔ حالانکہ شریعت کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے۔

جیسا کہ بعض روایتوں میں تصریح بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم نماز کے معًا بعد بالکل مختصر ذکر کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:—

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے بعد سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر یہ ذکر کرنے میں لگتی۔ اے میرے اللہ تیرا نام سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی عطا ہوتی ہے۔ تو سب برکتوں کا مالک ہے اے جلال والے اور کرم والے خدا۔ (ترمذی باب مایقول اذا سلم صفحہ ۳۹)

یہ حدیث مسلم، ابن ماجہ، اور مسند احمد بن حنبل میں بھی بیان ہوئی ہے۔

اسی طرح حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نماز کے معًا بعد تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔ کہتے اور اس کے بعد وہی الفاظ دہراتے جن کا ذکر حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے۔

(نسائی کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار بعد الصلوٰۃ)

ایک اور روایت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے معًا بعد تین بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

کہتے۔ پھر اس کے بعد یہ ذکر کرتے:—

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

غرض اس قسم کی مختلف روایات ہیں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک ذکر فرماتے اور کبھی دوسرا۔ البتہ بعض حالات کے تقاضا کے پیشِ نظر آپ نے بعض اوقات لمبا ذکر یا لمبی دعا کا طریق بھی اختیار فرمایا ہے۔ پھر علماء نے یہ فرق بھی بیان کیا ہے کہ کچھ ذکر تو آپ نماز ختم کرنے کے معًا بعد کرتے اور کچھ سنتیں ادا کرنے کے بعد تہلیل یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا گیارہ بار ذکر۔ اسی طرح تسبیح و تحمید اور تکبیر یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ یا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے متعدد بار کے ذکر کے بارہ میں ارشاد کی یہ توجیہہ بالکل ممکن ہے کہ یہ ذکر سنتوں سے پہلے ہو یا سنتوں کے بعد دونوں طرح سے جائز ہے۔ یہی حکم مختلف دعاؤں کا ہے۔ کہ حسبِ حالات کبھی کسی دعا اور کبھی کسی اور دعا پر عمل کرنے کی سنت جاری تھی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ۳۱ راکتوبر ۱۹۸۲ء کے الفضل میں زادالمعاد کے جس اقتباس کا ترجمہ شائع کرایا ہے اس کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ ذکر اور دعا بعد الصلوٰۃ سے متعلق متعدد روایات ہیں جن کا تعلق مختلف حالات، مختلف کیفیات اور مختلف اوقات سے ہے۔ عمل کے لحاظ سے کسی روایت کے قوی یا ضعیف ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ سب عمدہ اور پُر از معارف اذکار اور دعائیں ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ سب ذکر اور دعائیں بیک وقت ہوں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ ہر شخص اپنے حالات کے لحاظ سے انتخاب کا مجاز ہے۔ وہ کسی ذکر پر دوام بھی اختیار کر سکتا ہے۔ البتہ بعض مسنون اذکار اور ادعیہ کا تعہد اور دوام منشاءِ شریعت کے عین مطابق ہے جیسا کہ مذکورہ بالا وضاحت سے ظاہر ہے۔

امام وقت اور عوام کے طرزِ عمل کے لحاظ سے بھی ذکر و دعائیں تفاوت ممکن ہے۔ چونکہ عوام امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقلید کرتے ہیں اس لئے ان کی طرف سے یہ احتیاط ہوتی ہے کہ ان کے طرزِ عمل سے کسی رسم یا بدعت کا خیال نہ ابھرے۔ یعنی کسی کو یہ تاثر نہ ملے کہ جس ذکر اور دعا یا اس کے طرزِ ادا کا دوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اسے لوگ ایک دائمی حکم یا ہمیشہ کا طریق سمجھ لیں۔ اس کی واضح مثال نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہرگز ثابت نہیں کہ آپ حضورؐ نماز ختم ہونے کے بعد ہمیشہ ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ نماز کے بعد دعا تو کی جانی چاہیئے اور یہ ثابت بھی ہے لیکن یہ ثابت نہیں کہ آپ یہ دعا کرتے وقت ہمیشہ ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اب مسلمانوں کے بعض فرقوں کے نزدیک نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ضروری ہے۔ اور جو ایسا نہیں کرتا اس پر سخت اعتراض کیا جاتا ہے۔ اسی عادت اور پختہ خیال کی تردید کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس التزام پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ حالانکہ بجائے خود ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے میں نہ کوئی قباحت ہے اور نہ کوئی حرج۔ کیونکہ دعا کرتے وقت بعض اوقات ہاتھ اٹھانا حدیث سے ثابت ہے۔

بہرحال یہ امر اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیئے کہ نیکی کی راہ سے بھی کسی بدعت اور رسم کا رواج نہ ہونے پائے۔ بدعت کے ایک معنے یہ ہیں کہ دین و مذہب سے متعلق جو بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں اس کے ضروری اور لابدی ہونے پر اصرار کیا جائے یا اسے عزت و وقار اور ناک رکھنے کا سوال بنا لیا جائے یا معاشرہ کی وجہ سے اسراف کی بلا میں مبتلا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے ارشاد کی تعمیل ضروری ہے۔ اور کسی مبائع کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس بارہ میں من مانی کرے۔ یا کوئی اختلاف کا اظہار کرے۔ لیکن خلیفۂ وقت اپنے کسی ایسے ارشاد کو تبدیل بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بعد میں آنے والے خلیفہ کسی پہلے حکم کو منسوخ یا اس میں ترمیم بھی کر سکتے ہیں۔ دوام صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ متواترہ کے لئے مسلّم ہے۔

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

اکھنڈ پاٹھ کی ایک تقریب میں احبابِ جماعت کی شمولیت

مورخہ ۲۱/۱۱/۸۲ کو سردار پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ کی کوٹھی واقع ریلوے روڈ میں ان کے والد سردار پیارا سنگھ صاحب کی یاد میں سالانہ اکھنڈ پاٹھ کے بھوگ کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب میں قادیان کے علاوہ دوسرے علاقوں سے بھی معززین تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر جائداد، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب ایڈیٹر بدر اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی نائب ناظر امور عامہ نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر ہمارے سکھ و ہندو بھائیوں نے سکھ گورو صاحبان کی تعلیمات کی روشنی میں تقاریر کیں۔ پروگرام کے آخر میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو تقریر کا موقعہ دیا گیا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اور گوربانی کے حوالجات کی روشنی میں سامعین کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ دراصل انسانی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک خدائے واحد کی عبادت بجالائے۔ اس عبادت کا ایک حصہ براہِ راست، اس کی عزت و تکریم کرتے ہوئے بندگی کرنا ہے اور دوسرا حصہ اس کی مخلوق سے حسنِ سلوک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی تعلیمات میں انہی بنیادی امور کی طرف توجہ دلائی ہے بلکہ نہ صرف اس پر بااحسن طریق عمل کر کے بھی دکھلایا ہے جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی اس تقریر سے سامعین بہت محظوظ ہوئے۔ + قائم مقام ناظر امور عامہ

امکانِ نبوت کے منقولی و معقولی دلائل

از مکرم مولوی فاروق احمد صاحب بی اے مبلغ سلسلہ

نبوت کی تعریف لغت سے

نبی نبا سے مشتق ہے جس کے معنی امام راغب نے یہ بیان کئے ہیں کہ نبا اس خبر کو کہتے ہیں جس سے بہت بڑا فائدہ اور علم حاصل ہو جو سچی ہو اور جھوٹ سے بکلی پاک ہو۔

چونکہ نبی عربی لفظ ہے اور فعیل کے وزن پر ہے اس لحاظ سے اس کی تحقیق کے لئے عربی زبان ہی سند ہو سکتی ہے چنانچہ مذکورہ تحقیق کے مطابق عربی کی رُو سے نبی اس کو کہیں گے جس میں مندرجہ ذیل باتیں پائی جائیں۔

(۱) وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہو (۲) اللہ تعالےٰ اس پر بکثرت امورِ غیبیہ ظاہر کرے (۳) اور وہ امورِ غیبیہ معمولی واقعات پر مبنی نہ ہوں بلکہ ان میں اہم واقعات کی اطلاع دی گئی ہو

نبوت کی تعریف قرآن کریم کی رُو سے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ۔ کہ جب ہم رسول بھیجتے ہیں تو ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک قوم کی ترقی اور دوسری قوم کی تباہی کی خبریں لاتے ہیں اور کثرتِ مکالمہ و مخاطبہ کی نسبت فرمایا۔ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔ یعنی اللہ تعالےٰ صرف ان لوگوں کو جن پر وہ راضی ہوتا ہے یعنی اپنے رسولوں کو غیب پر غالب کرتا ہے

پس قرآن مجید اور عربی لغت کی رو سے نبی اس کو کہتے ہیں جس میں مندرجہ بالا شرائط پائی جائیں پھر خدا تعالےٰ کے انبیاء کئی اقسام کے ہوتے ہیں بعض شرعی نبی ہوتے ہیں اور بعض غیر شرعی نبی کا لفظ ہر دو اقسام کے انبیاء پر صادق آتا ہے۔

جب ہم مندرجہ بالا تعریف کو سامنے رکھ کر قرآن مجید و حدیث شریف کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں چودھویں صدی ہجری کے نام نہاد علماء اور عام مسلمانوں کا عقیدہ دربارہ مسئلہ ختم نبوت بالکل باطل دکھائی دیتا ہے اس کی تردید میں قرآن مجید، احادیث شریف اور اقوالِ بزرگان کے چند حوالے افادۂ عام کے لئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

دلائل امکانِ نبوت از رُوئے قرآن مجید

(۱) اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو قرآن مجید کی سب سے پہلی اور افضل ترین سورۃ یعنی سورۂ فاتحہ میں ایک عظیم الشان دُعا سکھائی ہے جسے ہر باعمل مسلمان دن میں کم از کم تیس مرتبہ ضرور پڑھتا ہے وہ دُعا یہ ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (سورۃ فاتحہ آیت ۶) یعنی اے ہمارے خدا جس نے ہماری طرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے تو ہمیں سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دے وہ راستہ جو تیری طرف سے انعام پانے والوں کا راستہ ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو یہ عظیم دُعا سکھائی گئی ہے کہ اے مسلمانو! تم مجھ سے وہ ساری کی ساری نعمتیں مانگو جو تم سے پہلی اقوام پر میں نے نازل کیں۔ میں تم کو ان تمام انعامات سے ضرور نوازوں گا۔ یہ ظاہر ہے کہ اس دُعا میں صرف ہدایت طلب کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ وہ انعامات بھی مقصود ہیں جو کہ سابقہ اقوام پر اللہ تعالےٰ نے وقتاً فوقتاً کئے اگر صرف ہدایت مراد ہوتی تو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے بعد صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کہنے کی حاجت نہ ہوتی ان الفاظ کے زائد کرنے کی اصل غرض یہی ہے کہ تا مسلمانوں کو گزشتہ تمام اقوام کے انعامات کی طرف توجہ پیدا ہو اور مسلمان بھی اپنے اندر وہ انعام حاصل کرنے کی تڑپ پیدا کریں۔ چنانچہ اس آیت کی تشریح میں قرآن مجید دوسری جگہ فرماتا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ (سورۃ نساء آیت ۷۰)

یعنی جو لوگ خدا اور رسول کی سچی پیروی اختیار کرتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں ان چار مراتب سے نوازے گا یعنی (۱) نبی (۲) صدیق (۳) شہید (۴) صالحین۔ اور یہ سب انعام پانے والی جماعتیں آپس میں رفیق اور ساتھی ہیں۔

ایک طرف تو خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو سورہ فاتحہ میں یہ دُعا سکھائی کہ تم ان لوگوں کا راستہ تلاش کرو اور اُن لوگوں کی برکتوں کے طالب بنو جنہوں نے تم سے پہلے انعام پائے اور دوسری طرف خود ہی یہ تشریح فرمائی کہ منعم علیہ گروہ سے مراد نبی، صدیق، شہید اور صالح ہیں۔

ان ہر دو آیات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اُمتِ محمدیہ کے لئے نبوت کا دروازہ کھلا رکھا ہے ورنہ ایسا ہرگز ممکن نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک طرف دُعا سکھاتا کہ اے اللہ تو ہمیں ہر قسم کے انعام پانے والے گروہ میں شامل کر پھر اس کے بعد منعم علیہ گروہ کی بھی تشریح فرما دیتا کہ اس سے مراد نبی، صدیق، شہید اور صالحین ہیں۔ مگر دوسری طرف ان انعامات کے دروازے بھی بند کر دیتا۔

(۲) — اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ ابنائے آدم کو مخاطب کرتے فرمایا ہے۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ (اعراف۔ ۳۶)

اے بنی آدم اگر آئندہ تمہارے پاس تمہیں میں سے خدا کے رسول آئیں جو تم پر خدا کی آیات پڑھ کر سنائیں تو تم ہرگز انکار نہ کرنا بلکہ ایمان لے آنا کیونکہ جو رسولوں کی آمد پر تقویٰ اختیار کرتا ہے اور اپنی اصلاح کرتا ہے وہ بالکل خوف و حزن سے بچ جائے گا۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے رسول کریم کے ذریعہ تمام بنی آدم خصوصاً مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اگر آئندہ کسی بھی زمانے میں تمہارے پاس خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی رسول آئے تو تم نے ہرگز ان کا انکار نہیں کرنا بلکہ تقویٰ اختیار کر کے اپنی اصلاح کی فکر کرنی ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مضارع تاکید کا صیغہ استعمال کر کے فرمایا ہے کہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ کھلا ہے اور تا قیامت کھلا رہے گا اور مِنْكُمْ صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ اس آیت میں اُمتِ محمدیہ ہی مخاطب ہے اور اُمتِ محمدیہ ہی سے یہ عہد لیا گیا ہے۔

(۳) — اللہ تبارک و تعالیٰ آگے اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ۔ (آل عمران ع ۱۸)

یہ ممکن نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پاک اور ناپاک کو ایک حالت پر چھوڑ دیتا اے مومنو! جب تک وہ پاک اور ناپاک میں تمیز نہ کرتا اور اللہ غیب پر ہرگز نہیں آگاہ کرتا۔ ہاں اللہ تعالےٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے سو تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے يَجْتَبِيْ مضارع کا صیغہ استعمال کیا ہے جو کہ حال اور مستقبل ہر دو زمانوں پر دال ہے لہٰذا یہ معنی ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت تک مومنین اور غیر مومنین میں پاک اور ناپاک کی تمیز کے لئے اپنے رسولوں اور خلفاء کا سلسلہ جاری و ساری رکھے گا

دلائل امکان نبوت از رُوئے حدیث

اسی طرح متعدد احادیث ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں غیر شرعی نبی آ سکتا ہے اُن میں سے چند احادیث درج ذیل ہیں۔

(۱) — لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا

(ابن ماجہ کتاب الجنائز)

حضورؐ نے فرمایا اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ ہوتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا

قارئین کرام! جس وقت حضورؐ نے یہ فرمایا اس سے بہت عرصہ قبل خاتم النبیین

(باقی صفحہ ۱۳ پر دیکھئے)

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت!

زمینِ قادیان اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج مبلغ علاقہ پونچھ (کشمیر)

قرآن مجید میں راستبازوں کی ایک علامت یہ بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن پر قبل از وقت اُمورِ غیبیہ کا اظہار فرماتا ہے یہ علامت مامورینِ الٰہی کی صداقت اور اُن کے منجانب اللہ ہونے پر ایک بیّن دلیل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بے نظیر بشارات کے ایک یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ ۔۔۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یعنی بہت دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ان کی کثرت کی وجہ سے قادیان کی گلیوں اور سڑکوں پر گڑھے پڑ جائیں گے۔ تو اُن کے لئے اپنے مکان کو وسیع کر۔ یہ خبر آپ کو ۱۸۸۲ء میں دی گئی تھی جبکہ آپ کی درویشی اور سادگی اور الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے قادیان اور قرب و جوار کے رہنے والے بھی آپ سے بخوبی واقف نہیں تھے۔ آپ اپنی اس حالت گمنامی کا اظہار اپنے منظوم کلام میں بایں الفاظ فرماتے ہیں کہ

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

دُوسری طرف سے آپ پر تواتر کے ساتھ یہ بشارتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے بارش کی طرح نازل ہو رہی تھیں کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے اور جوق در جوق آئیں گے اور تیرے ماننے والے زمین کے تمام اطراف میں پھیلا دیئے جائیں گے۔

کیا کوئی انسانی دماغ ان حالات میں قیاس بھی کر سکتا تھا کہ ایک دن قادیان مرجع خلائق اقوامِ عالم بن جائے گا اور آپ کا یہ پیغام دُنیا کے کنارے کنارے تک پہنچے گا اب جبکہ یہ پیشگوئیاں کمال آب و تاب کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں۔ ہر اہلِ بصیرت ان کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت فراہم کر سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی طرف سے پے در پے نازل ہونے والے نشاناتِ صداقت میں سے ایک عظیم الشان نشان ہمارا جلسہ سالانہ ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد ۱۸۹۱ء میں رکھی اور اس میں شمولیت کے لئے افرادِ جماعت کو ان الفاظ میں تحریک فرمائی:-

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کو سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کو سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان و یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ نیز ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد اور تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی۔"

(بحوالہ کتاب آسمانی فیصلہ)

اسی طرح کتاب شہادت القرآن کے ص ۹۸ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالےٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت و مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔"

جلسہ سالانہ کی برکت

اسلام کی فتوحات اور برکات میں سے ایک برکت یہ ہے کہ اسلام نے اجتماعیت کی رُوح مومنوں کے اندر پیدا فرمائی جس کے نتیجہ میں وہ لوگ جو خاندانی برتری کے احساس میں ملوث تھے جن کے قومی، لسانی، طبقاتی اور علاقائی جھگڑوں نے انسانی وحدت کو پاش پاش کر دیا تھا وہ اسلام کی رُوح پرور تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر مثالی اخوت و مودّت کے رشتوں میں منسلک ہو گئے اسلام کی یہ انقلاب انگیز تعلیمات کسی ایک قوم، کسی ایک علاقے، کسی ایک زمانے کے ساتھ مختص نہیں بلکہ دائمی اور عالمگیر ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس درسِ اُخوت کو بار بار دُہرایا جائے، ایسے اسباب پیدا کئے جائیں کہ سب مومن کچھ وقت کے لئے آپس میں مل بیٹھیں کیونکہ باہمی میل جول محبت کی بنیاد ہے جس پر اجتماعیت کی عظیم الشان عمارت تعمیر ہوتی ہے اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً یعنی آؤ ہم تھوڑی دیر کے لئے اکٹھے بیٹھ جایا کرو تاکہ اس کے نتیجہ میں تمہارے قلوب کے اندر ایمان و ایقان ترقی پذیر ہو با قاعدگی سے نماز با جماعت میں شمولیت، قرآن مجید کا درس، جلسہ سالانہ کی تقاریر، آپس میں ایک دُوسرے کی ملاقات قومی اور ملی اُمور پر باہمی تبادلۂ خیالات اور افہام و تفہیم کے نتیجہ میں قلوب و اذہان میں جلا پیدا ہوتی ہے اور جہاں ایسی دینی مجالس منعقد ہوں وہاں یقیناً اللہ تعالےٰ کے افضال و اکرام نازل ہوتے ہیں یا دوسری طرف یہ چیز انفرادی رنگ میں تزکیۂ نفس تطہیرِ قلوب اور ازدیادِ ایمان کا موجب بنتی ہے۔ کچھ دن خاص ماحول میں رہنے سے اور قال اللہ اور قال الرسول کی پابندی اختیار کرنے سے انسان کے اندر ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے ایسا انسان جس کو اپنی زندگی میں یہ گوہرِ نعمت نصیب ہو کتنا خوش نصیب ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک صاحب ضرور تشریف لاویں انشاء اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں خدا تعالےٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں"۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والوں کے لئے دُعا

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے بیشمار دُعائیں فرمائی ہیں۔ ان میں سے صرف دو اقتباس پیش قارئین ہیں حضور فرماتے ہیں:-

"بالآخر دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالےٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دے اور اُن کے ہم و غم دُور فرمائے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء

اور رحیم و مشکل کشا ہے تمام دعائیں قبول کر... ہمیں ... روشن نشان دکھلا ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

نیز فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف اٹھا کر حاضر ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر ایک قدم کا ثواب ان کو عطا ہو۔"

(آسمانی فیصلہ ...)

صحبت صالحین

انسان کے اخلاق و کردار پر صحبت کا بہت بڑا اور گہرا اثر پڑتا ہے۔ صالحین کی صحبت انسان کی زندگی کو بدلنے کا موجب ہوتی ہے وہ اجتماعات جو صرف الٰہی رنگ میں رنگین ہوں ان پر خدا تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی بارش ہوتی ہے جن سے خدا کے مومن بندے وافر حصہ پاتے ہیں کسی بزرگ کا کہنا ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"نفس و اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صالحین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔"

(البدر ۸ ستمبر ۱۹۰۴ء)

نیز فرماتے ہیں:-

"صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے ان کا نیر صدق و استقلال دوسروں پر اثر ڈالتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء)

ہمارے جلسہ سالانہ کا عظیم روحانی اجتماع صحبت صالحین پانے کا ایک بہترین و نادر موقع ہے۔ ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ قادیان کا ماحول بقعۂ نور بنا ہوا ہوتا ہے اور چند دنوں کی یہ پاکیزہ صحبت انسان کے نفس میں پاکیزہ تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ یہ بابرکت اجتماع خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے جذب کرنے کا سنہری موقع فراہم کرتا ہے۔ ان ایام میں کی جانے والی دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔ نیز ... مقدس مقامات جن کو شعائر اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے جہاں اسلام کی تائید میں بے شمار نشانات ظاہر ہوئے ہیں ان کی زیارت مومنوں کی ازدیاد ایمان کا باعث ہے۔

زیارت مقامات مقدسہ

اللہ تعالیٰ نے قادیان کی مقدس بستی کو جو عظمت و برکت بخشی ہے وہ کسی بھی احمدی سے پوشیدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا تیسرا عالمی مرکز بنایا ہے۔ یہ وہ مقدس و مطہر زمین ہے جس کے ساتھ حضرت خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآن کی چار دانگ عالم میں اشاعت وابستہ کی گئی ہے۔ یہاں کے مقدس مقامات کو خود اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی رنگ میں شرف و تقدس عطا فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

دار المسیح

جس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ - یعنی میں ان سب کی حفاظت کروں گا جو تیرے اس گھر میں ہیں۔ (تذکرہ ...)

بیت الفکر اور بیت الذکر

آپ یہاں بیت الفکر اور بیت الذکر کی زیارت کریں گے جس کے متعلق الہام ہے "کیا ہم نے ہر ایک بات تیرے لئے آسان نہیں کر دی کہ تجھ کو بیت الفکر عطا کیا اور ہر شخص بیت الذکر میں باخلاص و قصد تعبد اللہ و صحت نیت و حسن ایمان داخل ہوگا وہ سوء خاتمہ سے امن میں آئے گا۔"

مسجد اقصیٰ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج روحانی جو ایک کشفی نظارہ ہے میں مسجد اقصیٰ کی سیر سے مراد مسیح موعود کی یہی مسجد ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۲۵)

مسجد مبارک

مسجد مبارک میں آپ کو عبادات اور دعائیں کرنے کا موقع میسر ہوگا۔ جس کے بارہ میں الہام ہے

مُبَارِکٌ وَّمُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ۔

یعنی یہ مسجد برکت دہندہ ہے اور برکت دی گئی ہے اور ہر ایک امر مبارک اس میں کیا گیا ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۸۵)

نیز اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً یہ بھی بتایا فِیْہِ بَرَکَاتٌ لِّلنَّاسِ۔ اس میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی برکتیں ہیں۔

(تذکرہ صفحہ ۱۱۲)

منارۃ المسیح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی عمارت اونچی نہیں ... اسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے جو کتاب مذکور کے صفحہ ... میں ہے "بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد" اسی طرح مسیح موعود کی مسجد بھی مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ وہ صدر اسلام سے دور تر اور انتہائی زمانہ پر ہے اور ایک روایت میں خدا کے برگزیدہ نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصیٰ کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا۔"

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح)

اسی طرح بہشتی مقبرہ کے بارہ میں بھی الہام ہوا کہ یُّجْعَلُ فِیْہِ کُلُّ رَحْمَۃٍ اور لنگر خانہ کے بارہ میں "فیض مسیح موعود" کے بابرکت الفاظ تذکرہ میں موجود ہیں۔ ہر آنے والا ان تمام شعائر اللہ کی برکات و فیوض سے بھی کما حقہٗ متمتع اور مستفیض ہوتا ہے۔

بزرگانِ قادیان

قادیان کے درویشان کرام جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے شعائر کی حفاظت و آبادی کے لئے چنا اور جن کی بابت قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ کشفی نظارہ دکھایا کہ

"میں نے خواب میں ایک لڑکا فرشتہ کی صورت میں دیکھا جو ایک اونچے چبوترے پر بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک پاکیزہ نان تھا جو نہایت چمکیلا تھا وہ اس نے مجھے دیا اور کہا یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔"

الغرض جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام جو افضال الٰہی سے معمور ہیں اور اپنے ایمانوں کو تقویت دینے کی خاص ساعتیں بہت قریب آ چکی ہیں کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ انسان جنہیں ان سے متمتع ہونے کی سعادت ملے پس ابھی سے نیت کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

قادیان میں شادی کی ایک تقریب

قادیان مورخہ ۲۴ نومبر۔ مکرم ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بدر (ایم ڈی ایس ...) ابن محترم مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی شادی کے لئے روانہ ہونے پر مورخہ ۱۸/۱۱/۸۲ کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ نے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں اجتماعی دعا کرائی۔ واضح رہے کہ مورخہ ۲۷/۸/۸۲ کو حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح نے مکرم ڈاکٹر بدر صاحب موصوف کا نکاح ہمراہ محترمہ ڈاکٹر فاطمہ زہرہ صاحبہ بنت محترم مکرم چوہدری عبد المتین صاحب ساکن ڈھاکہ بنگلہ دیش سے فرمایا تھا۔ محترمہ ڈاکٹر فاطمہ زہرہ صاحبہ دہلی میں ایم بی بی ایس کر کے اس وقت انٹرن شپ کر رہی ہیں۔

مورخہ ۲۰/۱۱/۸۲ کو دلہن کے دہلی سے قادیان آجانے پر اگلے روز مورخہ ۲۱/۱۱/۸۲ کو بعد نماز مغرب محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب مدظلہ نے بھی ازراہ کرم شرکت فرمائی اور مدعوین سمیت بعد میں اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر طرح بابرکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر ...)

اعلان نکاح

عزیزہ بشریٰ رقیہ سلمہا بنت مکرم مولوی عبد الواحد صاحب درویش قادیان کا نکاح مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر عزیز مستفیض احمد صاحب ولد مکرم مولوی ضمیر احمد صاحب مرحوم کے ساتھ بتاریخ ۱۲/۱۱/۸۲ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں خاکسار نے پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ عزیزہ کے بھائی عزیز عبد المومن صاحب نے اس موقعہ پر اعانت بدر کے لئے پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار:- عبد الحق فضل زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان۔

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

میری پیاری امّی جان!

از مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب نرسٹے (دہلی)

۲۸ر اکتوبر ہم سب بہن بھائیوں کے لئے ایک ناقابلِ فراموش دن ہے۔ اسی روز میری پیاری امی جان محترمہ سیّدہ زینب قدسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید بشیر احمد صاحب آف لنڈن کا سر تاپا شفیق وجود ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا اِنّا للّٰہِ واِنّا الیہ راجعُون۔

بفضلِ تعالیٰ خاکسار کو ایک ایسی ماں کے زیرِ سایہ تربیت پا کر پروان چڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی جو صحیح معنوں میں حضرت رسُول مقبُول صلی اللہ علیہ وسلم کے قولِ مبارک اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ کی مصداق تھی۔ آپ نے اپنی تمام اولاد کی تربیت ایسے طریق پر کی جس کے نتیجہ میں خُدا کے فضل نے ہم سب پر دین و دُنیا کی نعمتیں نچھاور کر دیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

امّی جان کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات اور آپ کی زندگی کے چند درخشاں پہلو قلمبند کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میری والدہ ماجدہ حضرت سید حسن شاہ صاحب مرحُوم رضی (صحابی حضرت مسیح موعُود علیہ السلام) کی بہو اور محترم حضرت سید زماں شاہ صاحب مرحُوم سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی سب سے چھوٹی دُختر نیک اختر تھیں۔

امّی جان کی دنیوی تعلیم تو صرف میٹرک تھی۔ مگر حضرت نانا جان مرحُوم کی نگرانی اور تربیت کی وجہ سے دینی تعلیم پر غیر معمولی عبُور حاصل تھا ایک احمدی گھرانے میں آنکھ کھولنے کی وجہ سے جماعتی کاموں میں بے حد دلچسپی رکھتیں۔ آپ بچپن سے ہی پابندِ صوم و صلوٰۃ تھیں۔ فرمایا کرتیں جب سے انہیں ہوش ہے وہ ہمیشہ نماز اور تہجد کی پابند رہیں بچپن اور جوانی کے زمانہ میں کبھی شب بیدار ہو کر عبادتِ الٰہی میں مشغُول رہتیں۔ بفضلِ تعالیٰ اُن کی یہ عادت عمر بھر رہی۔

۱۹۴۹ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ ابّا جان اُن دنوں باٹا شو کمپنی میں ملازم تھے ۱۹۵۰ء میں ابّا جان نے ملازمت ترک کر کے اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا مگر اُن کا یہ کاروبار کبھی نہ چل سکا۔ پھر بھی ابا جان کچھ عرصہ جوں توں کام کرتے چلاتے رہے۔ آمد نی برائے نام رہ گئی۔ ان مالی مشکلات کی وجہ سے امی جان اور ابا جان کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑا۔ خاص طور پر جبکہ خانگی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو رہا تھا ۱۹۶۰ء تک بفضلِ خُدا ہم پانچ بھائی اور ایک بہن خاندان میں شامل ہو چکے تھے۔ امی جان نے باوجود کڑی آزمائشوں کے ہر مصیبت اور تکلیف میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا نیز آستانہ الٰہی پر جھک کر انتہائی خشوع و خضوع سے اپنے سمیع و نصیر خُدا کو مدد کے لئے پکارا آپ کی تضرعانہ دعاؤں کو شرفِ قبولیت حاصل ہُوا اور حالات نے اس طرح اپنا رُخ بدلا۔ یعنی ۱۹۶۲ء میں ابا جان کو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں لائلپور جانے کا اتفاق ہُوا تو انہوں نے وہاں محکمہ روزگار میں انگلینڈ جانے کے لئے حصُولِ ووچر کی درخواست دے دی۔ (ابّا جان نے کچھ عرصہ رائل انڈین ائیرفورس میں ملازمت کی تھی۔ اسی بنا پر انہیں یہ درخواست دینے کا حق حاصل تھا) ڈیڑھ برس تک مذکورہ بالا درخواست کا کچھ پتہ نہ چلا۔ ایک روز ہرکارہ، برٹش ہائی کمشنر لاہور کی طرف سے ایک خط لایا جس میں تحریر تھا کہ حکومتِ برطانیہ نے ابّا جان کی درخواست منظور کر لی ہے لہذا وہ اپنے پاسپورٹ کے ساتھ ہائی کمشنر لاہور کے دفتر میں حاضر ہو کر ویزا حاصل کر لیں۔ امی جان سے مشورہ طلب کیا۔ امی جان نے فرمایا۔ آپ فکر کیوں کرتے ہیں۔ خُدا تعالےٰ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ باقی رہا کرایہ تو میرا زیور حاضر ہے اسے فروخت کر کے اپنے سفر کے لئے نقدی مہیا کر لیں اگرچہ ابّا جان کو زیور فروخت کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی کیونکہ ایک دوست نے کمال مہربانی سے ضرورت کے مطابق مطلوبہ رقم بطورِ قرض عنایت کر دی (اللہ تعالےٰ اُسے جزائے خیر دے) ابا جان کی سچی ہمدرد اور مخلص رفیقہ حیات نے اپنی وہ متاع بھی جو مستورات کو خاص طور پر عزیز ہوتی ہے اس آڑے وقت میں اپنے شوہر محترم کے قدموں میں رکھ دی مستقبل سے تو وہ باخبر نہیں تھیں۔ اسی لئے میں سمجھتا ہوں یہ بھی امی جان کی وفاداری اور توکلِ الٰہی کی ایک مثال ہے۔

ابّا جان کی لنڈن روانگی کے بعد تمام بچوں کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کا بوجھ پیاری امی جان کے کندھوں پر آن پڑا۔ اس ذمہ داری کو بھی انہوں نے احسن طریق پر نبھایا وہ ہر روز شام کو دو تین گھنٹے ہم سب کی درس و تدریس کا کام باقاعدگی سے کرتی رہیں۔ نہ صرف اپنے بچوں کو پڑھاتیں بلکہ پڑوس میں رہنے والوں کے بچے بھی اس غرض سے آجایا کرتے۔ پیشتر ازیں یہ کام ابا جان سر انجام دیتے اس کے علاوہ دیگر نجی فرائض سے متعلق تکالیف ایک الگ داستان ہے۔

دو سال بعد میرے برادرِ اکبر سید نصیر احمد صاحب اور میں بھی لنڈن پہنچ گئے اسی اثناء میں ابا جان نے بفضلِ تعالیٰ کوشش کر کے ایک چھوٹا سا مکان کرائیڈن میں خرید کر ۱۹۶۷ء میں امی جان اور باقی بچوں کو بھی پاس بُلا لیا۔ اتنا عرصہ علیحدہ رہنے کے بعد جب تمام خاندان ایک جگہ جمع ہُوا تو ہم سب بہن بھائی اپنی اپنی تعلیم میں مشغُول ہو گئے۔ چند برس گزرنے کے بعد امی جان کو خفیف سی دل کی شکایت رہنے لگی جس نے آہستہ آہستہ اُن کی صحت کو بے حد متاثر کر دیا دسمبر ۷۲ء میں امی جان نے ابا جان کے ہمراہ بذریعہ ہوائی جہاز جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان میں شمولیت اختیار کی دل کی تکلیف کے باوجود ان کی صحت ماشاء اللہ اتنی اچھی تھی کہ قادیان میں مینارۃ المسیح کی سیڑھیاں بآسانی طے کر کے دارالامان کے گرد و نواح کے نظارے میں لُطف اندوز ہوئیں۔ اسی طرح ۱۹۷۵ء میں دوبارہ پاکستان تشریف لے گئیں۔ تو میرے برادرِ اکبر سید نصیر احمد صاحب کی شادی خانہ آبادی کے بعد پھر جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان میں شریک ہونے کا موقع نصیب ہُوا۔ نیز اس مرتبہ منارۃ المسیح پر جا کر چند فوٹو بھی لیں اس سال پھر جانے کا ارادہ رکھتی تھیں لیکن زندگی نے وفا نہ کی اور وہ اپنی اس تمنّا کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں ؎

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

امّی جان نے تقریباً تینتیس برس ابا جان کی رفاقت میں گزارے۔ اُنہیں ابّا جان کے آرام و آسائش کا بے حد خیال رہتا۔ نیز محبت بھی اسقدر کہ احاطہ تحریر میں لانے سے قاصر ہوں۔

علاوہ ازیں حقوق اللہ کی ادائیگی بھی نہایت جوش و خروش سے کرتیں۔ قرآن کریم سے عشق کی حد تک پیار تھا اور عبادت میں سوز و گداز کا پہلو نمایاں تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن کریم کے علاوہ دعاؤں والی کتاب "ادعیۃ القرآن" "ادعیۃ الرسُول" اور "ادعیۃ المسیح الموعُود" اکثر ہاتھوں میں تھامے رہتیں اور جہاں تک ممکن ہوتا قرآن کریم کی تلاوت اور دعائیں کرنے میں وقت صرف کرتیں ؎

جس کی حیات اک ورق سوز و ساز تھی
جیتی تھی جو غذائے تمنائے یار پر

بعد از وفات ہسپتال والوں نے پیاری امی جان کی اشیاء ہمارے سپرد کیں تو دونوں مذکورہ کتب ان میں شامل تھیں۔ دعاؤں والی کتاب کی حالت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے کسقدر استعمال کیا گیا ہے۔

امی جان کو خاندان حضرت مسیح موعُود علیہ السلام سے شروع سے محبت تھی۔ محترم دادا جان مرحُوم رضی اور محترمہ دادی جان مرحومہ رضی کے مقدس خاندان سے خاص تعلقات کی بناء پر ہر فرد سے واقفیت حاصل تھی۔ لہذا ہر ایک سے نہایت پیار و محبت سے ملتیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالےٰ کی حرم محترمہ حضرت سیدہ منصُورہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدھا جب بھی حضورؒ کے ہمراہ لنڈن تشریف لاتیں تو آپ اپنی بہو اور بیٹی کے ہمراہ اُن کی خدمت میں بغرض ملاقات حاضر ہوتیں۔ بعض اوقات اگر جماعت کی کسی خاتُون نے تعارف کروانے کی کوشش کی تو حضرت بیگم صاحبہ مرحُومہ فوراً فرماتیں "ان کے تعارف کی ضرورت نہیں۔ میں انہیں اچھی طرح جانتی ہوں"۔

امی جان نے تربیتِ اولاد کے فریضہ کی انجام دہی میں اپنی تمام انتھک کوششیں صرف کر دیں۔ اِس موقعہ پر صرف ایک واقعہ جس کا تعلق میری ذات سے ہے سُپردِ قلم کروں تو غیر مناسب نہ ہوگا۔ میری عمر تقریباً گیارہ برس ہو گی۔ ایک روز بڑے پیار اور محبت سے پاس بُلا کر صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی تاکید فرمائی کہ اس سے انسان اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتوں کا وارث ہوتا ہے۔ مجھے پاکستان چھوڑے ہوئے تقریباً پندرہ برس کا طویل عرصہ گزر چکا ہے مگر آج تک جھنگ مگھیانہ کی احمدیہ مسجد کی وہ جگہ یاد ہے جہاں میں ہر جمعہ کو صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتا تھا۔ اس طرح اس پُر فضیلت عبادت کی عادت ڈالنے کا سہرا بھی امی جان کے سر ہے اُنہیں خود بھی ادائیگی عبادت میں اسقدر سرور اور خوشی محسُوس ہوتی کہ اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے اُنہیں ایسا کرتے ہوئے اپنی

آنکھوں سے دیکھا ہے۔ انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا بے حد پاس ہوتا کہ نماز ادا کرتے وقت اپنے رب کے حضور اس قدر عاجزانہ رنگ اختیار کیا جائے کہ سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر ہو جائے وہ ہمیشہ اس ارشادِ مبارک کی پابند رہیں۔ یہ درست ہے کہ جوں جوں آپ کا مرض بڑھتا گیا طاقت بھی جواب دیتی گئی۔ اس لئے حسبِ معمول نماز پر وقت صرف کرنے سے قاصر رہتیں جس کا کئی بار انتہائی قلق اور رنج سے اظہار کیا۔ زندگی کے آخری ایام میں رات کا اکثر حصہ بیداری کی حالت میں گزارتیں اور دعاؤں کی کتاب یا قرآن کریم کی تلاوت فرماتیں

عبادتِ الٰہی میں شغف اور خاص تعلق الٰہی کی بناء پر آپ کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت کا درجہ حاصل تھا۔ اسی وجہ سے اکثر لوگ آپ سے دعا کی درخواست کرتے۔ امی جان کی خدا تعالیٰ کے حضور دلی گریہ وزاری اور دعا کے نتیجہ میں ہمارے گھر کی انتہائی تنگی کی حالت خوشحالی اور فراخیٔ رزق میں تبدیل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیوی بے شمار انعامات سے نوازا الحمد للہ۔ امی جان کی ایک خواب جس کا تعلق میری ذات سے ہے، معجزانہ طور پر پوری ہوئی جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔ خاکسار کو امپیریل کالج لنڈن سے بی۔ ایس سی فزکس میں فرسٹ کلاس آنرز حاصل کرنے کے بعد امید واثق تھی کہ آئندہ پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے گرانٹ مل جائے گی۔ مگر نامعلوم وجوہات کی بناء پر یہ گرانٹ نہ ملی۔ مجھے سخت پریشانی ہوئی جس کا ذکر امی جان سے کیا گیا انہیں دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بشارت دی "ایک جگہ سے نہیں بلکہ دو جگہ سے گرانٹ ملے گی"۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی میں نے ضمناً مکرم و محترم پروفیسر عبد السلام صاحب سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے کمال شفقت سے تسلی و تشفی دیتے ہوئے فکر نہ کرنے کی تاکید فرمائی اور اسی روز امریکہ میں ایک یونیورسٹی کو فون کیا جس کے نتیجہ میں وہ مجھے چار سال کے لئے گرانٹ دینے پر رضامند ہو گئے نیز ڈاکٹر صاحب نے اپنے ہاں لنڈن میں امپیریل کالج والوں سے استفسار کیا کہ اس بچے کو گرانٹ نہ ملنے کی وجہ بیان کی جائے۔ چنانچہ مذکورہ کالج نے ایک سال کے لئے اپنے پاس سے اور سائنس ریسرچ کونسل نے مزید تین سال کے لئے گرانٹ دینا منظور کر لی اس پر امی جان نے ہدایت فرمائی کہ امریکہ کی پیشکش شکریہ کے ساتھ واپس کر دو اور امپیریل کالج والی قبول کر لو تاکہ میں اُن کی آنکھوں کے سامنے رہوں اور انہیں میری جدائی کی وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

مندرجہ بالا واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ امی جان کا اپنے رب کے ساتھ ایک پختہ تعلق تھا۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ "اگر تم خدا کے ہو جاؤ تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے"۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہر حالت میں آپ کا ساتھ دیا اور ہر مشکل کے وقت اس رنگ میں مدد فرمائی جس کی سوا ذاتِ باری کے کسی سے امید نہیں رکھی جا سکتی اپنے تقویٰ اور طہارت کی بناء پر امی جان کے کردار میں توکل الٰہی کا پہلو بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے ۱۹۶۶ء میں ابا جان نے انگلینڈ سے میرے برادرِ اکبر سید نصیر احمد صاحب اور میرے لئے لنڈن کے لئے ٹکٹ خرید کر بذریعہ رجسٹری ارسال کئے کئی روز تک وہ ٹکٹ ہمیں نہ ملے تو متفکر ہوئے کہ پروگرام کے تحت روانگی نہ ہو سکے گی۔ اُن دنوں پاکستان میں اتوار کے روز ڈاکخانہ بند رہتا تھا۔ ہفتہ کی شام تک ہمیں ٹکٹ موصول نہ ہوئے جس پر بے حد پریشانی ہوئی کیونکہ سوموار تک روانہ نہ ہونے کی صورت میں فلائٹ نکل جاتی بے حد پریشانی کے عالم میں امی جان نے دعا کی اور ساتھ ہی تدبیر بھی۔ انہوں نے اتوار کی صبح کو ایک احمدی دوست کو جن کی ڈاکخانہ والوں سے واقفیت تھی بھجوایا تاکہ معلوم کر سکیں کہ ڈاک میں مذکورہ خط ہے یا نہیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور آپ کی توکل الٰہی کہ ڈاک میں وہ خط موجود تھا۔ چنانچہ بروقت ٹکٹ ملنے پر ہم دونوں بھائی پروگرام کے تحت دوسرے روز کراچی روانہ ہو گئے۔

امی جان وعدۂ الٰہی خلا کنز اذنے لسعیہ کے مطابق ہمیشہ فرماتیں کہ مومنوں کے اعمال ضائع نہیں ہوتے اور دین کی خدمت کے نتیجہ میں دین و دنیا سنور جاتے ہیں۔ نیز انہیں کی تربیت کے نتیجہ میں مجھے حصولِ علمِ دین کا شوق پیدا ہوا دینی لحاظ سے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صحبت میں کئی برس وقتاً فوقتاً کام کرنے کا موقع نصیب ہوا۔ اور دنیوی لحاظ سے جماعت کے جلیل القدر سائنسدان کی زیرِ نگرانی فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کی توفیق عطا ہوئی اور اب تک انہیں کی نگرانی میں مزید ریسرچ کرنے کا موقع میسر ہے۔ اسی طرح میرا چھوٹا بھائی سید نعیم احمد سلمہ بھی فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے میں مشغول ہے اور اس سے چھوٹا بھائی سید کلیم احمد سلمہ ایچ۔ این۔ ڈی کے دوسرے سال میں زیرِ تعلیم ہے۔ نیز میرے دونوں بڑے بھائی بفضلہٖ تعالیٰ تعلیم مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ امی جان نے ہمیشہ تاکید فرمائی کہ خدمتِ دین کے سلسلہ میں ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنے سے بھی گریز نہ کیا جائے اس لئے میں نے مسجد لندن میں غسلخانہ اور بیت الخلاء تک کی صفائی کرنے میں کبھی عار محسوس نہیں کی۔ چند برس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے "اخبارِ احمدیہ" کے انگریزی حصہ کی اشاعت میں مدد دینے کا موقع بھی نصیب ہوا اور آجکل میرے چھوٹے بھائی سید نعیم احمد کو اس خدمت کے بجا لانے کی سعادت نصیب ہے۔

امی جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اس ارشاد کی ہمیشہ تعمیل کی کہ روزمرہ زندگی میں سادگی سے کام لیا جائے اور ہر قسم کے اسراف سے پرہیز کیا جائے آپ کمانے والے گھر کی چشم و چراغ ہونے کے باوجود ابا جان کی قلیل آمدنی پر اس قدر سلیقہ شعاری سے گھریلو اخراجات پورے کرتیں کہ اپنے پرائے حیران ہوتے۔ خاص طور پر جبکہ ابا جان کے والدین کی خدمت بھی آپ کے ذمہ تھی۔ آپ اُن کی خوراک اور آسائش کو اپنے بچوں پر ترجیح دیتیں انگلینڈ میں باوجود فراخیٔ رزق کے اپنے پرانے طریق کو برقرار رکھتے ہوئے کبھی بے جا خرچ کو پسند نہیں فرمایا اور تاحیات سادگی بسر کی۔

امی جان کو مغربی معاشرہ میں اپنی اکلوتی بیٹی عزیزہ شاہدہ تسنیم کے مستقبل کی فکر رہتی جس کے لئے دعائیں کرتیں تو اللہ کے فضل سے دو برس ہوئے عزیزہ کی شادی محترم تایا جان مرحوم کے بیٹے سید منصور احمد صاحب سے طے پا گئی وہ بفضلِ خدا اپنے گھر میں ہر طرح خوش ہے اور لنڈن میں ہی مقیم ہونے کی وجہ سے عزیزہ کو اپنی والدہ محترمہ کی علالت کے دوران خدمت کا خاص موقع نصیب ہوا وہ اکثر اپنا گھر چھوڑ کر امی جان کی تیمارداری اور دیکھ بھال کے لئے اُن کے پاس حاضر رہتی (اللہ تعالیٰ اُسے جزائے خیر دے)

جہاں تک دینی خدمات کا تعلق ہے اس میں بھی امی جان ہر لحاظ سے مستعد رہیں۔ پاکستان میں بھی انہیں خدمت کے مواقع میسر آتے رہے اور انگلینڈ میں بھی۔ ۱۹۷۶ء میں ابا جان کرائیڈن جماعتِ احمدیہ کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے تو بعد میں اسی سال لجنہ اماء اللہ کی بھی پہلی بار شاخ قائم کی گئی اور امی جان بفضلِ خدا اس کی پہلی صدر چنی گئیں۔

انہوں نے اپنی اس ذمہ داری کو تاحیات نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا آپ کی وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل لجنہ کا الیکشن ہونے پر پھر امی جان ہی صدر چنی گئیں اگرچہ ابا جان نے مستورات کو ان کی بیماری کی وجہ سے یہ تجویز پیش کی کہ آئندہ یہ کام کسی اور کے سپرد کیا جائے۔ مگر ممبراتِ لجنہ کا یہی کہنا رہا کہ ان کی قیادت میں کام بہت اچھا چل رہا ہے اور اگر امی جان بوجہ خرابیٔ صحت کوئی کام نہ کر سکیں تو لجنہ کی دیگر عہدیداران **اُن کی مدد کے لئے حاضر ہیں نیز انہوں نے ہر لحاظ سے اُن سے تعاون کا وعدہ کیا۔ آخری دنوں میں ہسپتال سے بعض ضروری اُمور کے متعلق ہدایات فرماتی رہیں۔**

لجنہ اماء اللہ لنڈن سے بھی امی کا خاص تعلق ہونے کی وجہ سے بے شمار عورتیں گھر پر تعزیت کے لئے تشریف لائیں انہوں نے گہرے رنج و الم کا اظہار کیا اور ایک ریزولیوشن پاس کر کے اُس کی ایک کاپی ابا جان کو بھجوائی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اسی طرح لجنہ کرائیڈن کو بھی آپ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے گہرا صدمہ ہوا آپ کا پُر شفقت وجود بعض کے لئے ماں اور بعض کے لئے بہن کی حیثیت رکھتا تھا۔ امی جان کے ہر ایک سے دوستانہ تعلقات تھے خوشی یا غمی کے موقعہ پر کسی کو فراموش نہ کرتیں اور سب بہنوں سے حسبِ موقع دوستانہ سلوک فرماتیں۔ لجنہ کرائیڈن نے بھی اپنی میٹنگ میں ایک تعزیتی قرارداد پاس کی اور ہم سے اس اندوہناک سانحہ پر انتہائی ہمدردی کا سلوک کرتے ہوئے شریکِ غم ہوئے انہوں نے امی جان کی جدائی کو بُری طرح محسوس کرتے ہوئے اظہار کیا کہ ان کی عدم موجودگی سے لجنہ کرائیڈن کی محفل میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جسے پُر کرنا آسان نہیں۔

غالباً موسمِ گرما میں کچھ تکلیف زیادہ ہو جانے کی وجہ سے پہلی مرتبہ چند روز ہسپتال میں گزارنے پڑے گھر آنے پر علاج جاری رکھنے کی تاکیدی ہدایت کی گئی جس پر وہ پوری طرح کاربند رہیں۔ ستمبر اور اکتوبر ۱۹۸۱ء میں دو مرتبہ شدید دورہ پڑا۔ ہر دو دفعہ ہسپتال داخل رہیں۔ ابھی زندگی کچھ باقی تھی۔ لہٰذا دونوں مرتبہ بظاہر ٹھیک ہو کر چند روز کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔ تیسری مرتبہ بیماری کا حملہ ہونے پر پھر ہسپتال داخل کیا گیا۔ اس دفعہ ابھی طبیعت سنبھل جاتی اور کبھی خراب ہو جاتی۔

خاکسار تو ان دنوں اٹلی میں تھا مگر باقی افرادِ خاندان ہر روز خبر گیری کرتے اور

جاتے رہے۔

مورخہ ۲۸ر اکتوبر کو بوقت صبح اباجان حسب معمول بغرض ملاقات ہسپتال تشریف لے گئے۔ انہوں نے امی جان کو کافی مسرور حالت میں بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے اباجان سے فرمایا گزشتہ رات بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے گزری اور نیند بھی اچھی آئی۔ بعد از دوپہر بوقت ۲ بجے اباجان پھر اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس دفعہ کرسی پر بیٹھی تھیں چہرہ پر خوشی کے آثار تھے اور فرمایا ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اگر جمعہ تک طبیعت ٹھیک رہی تو گھر بھیج دیا جائے گا۔ مگر اسی روز شام چھ بجے اباجان کو ہسپتال پہنچنے پر بتایا گیا کہ دو گھنٹے سے بوجہ سانس طبیعت زیادہ خراب ہے اور تکلیف میں کمی کے آثار نہیں حالانکہ کچھ دیر پہلے ڈاکٹر نے انجیکشن بھی دیا تھا اباجان کی موجودگی میں تکلیف بڑھتی ہی گئی اور یکدم امی جان نے فرمایا "میں بے ہوش ہونے لگی ہوں"۔ اُن کی حالت سے ڈاکٹر کو مطلع کیا گیا جتنے افرادِ خانہ اُن کی خدمت میں حاضر تھے ڈاکٹر نے سب کو باہر بھیج دیا تاکہ معائنہ کر سکے لیکن ۔۔ چند سیکنڈ کے بعد ڈاکٹر اور نرسیں اِدھر اُدھر بھاگ کر حتی المقدور اُن کی زندگی بڑھانے کی تدبیر کرنے لگے مگر ؎

چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے معین گھڑی آ چکی تھی۔ مصنوعی سانس دینے کے آلات ۔۔ طبی سامان اور دوائیاں دھری کی دھری رہ گئیں اور ۔۔ پیاری امی جان کی سعید رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کرکے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ ابا جان کے اوسان خطا ہو گئے ۔۔ اور پاؤں تلے سے زمین نکل گئی ۔۔ منصور بھائی نے انہیں سہارا دیا ۔۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے امی جان کے بستر کے قریب پہنچے۔ حسرت بھری نگاہوں سے امی جان کے چہرۂ مبارک پر نظر دوڑائی ۔۔ اور الوداعی بوسہ دے کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو کر گویا زبانِ حال سے یہ کہتے ہوئے خالی ہاتھ گھر آ گئے کہ ؎

ہے حکم تمہیں گھر جانے کا اور ہم کو ابھی کچھ مرنے کا
تم ٹھنڈے ٹھنڈے گھر جاؤ ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں

بعد از وفات جمعرات کی صبح کو جماعت احمدیہ کرائیڈن کے مرد و زن ہمارے گھر آنے شروع ہو گئے اور مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کرائیڈن نے تمام انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ امی جان چونکہ موصیہ تھیں لہٰذا خواہش تھی کہ اُن کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں کی جائے۔ یہاں عموماً ہسپتال والوں سے سرٹیفکیٹ وفات کے حصول اور دیگر ضروری انتظامات میں چند روز صرف ہو جایا کرتے ہیں۔ مگر امی جان کے یہ تمام مراحل حیرت کن طریق پر ایک ہی دن میں حل ہو گئے اور دوسرے روز بروز جمعۃ المبارک ہوائی جہاز میں اباجان کے ہمراہ لاہور کے لئے تابوت کی ریزرویشن چھ بجے شام کی فلائٹ سے مکمل ہو گئی۔ الحمد للہ ٥

غیب سے فضل کے سامان ہوئے جاتے ہیں
مرحلے سارے ہی آسان ہوئے جاتے ہیں

وفات کی اطلاع پاکستان بذریعہ ٹیلیفون کراچی دی گئی۔ اسی روز شام کو محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن اظہارِ تعزیت کے لئے تشریف لائے تو اُن سے لاہور ائرپورٹ پر ایمبولنس کے مشکوک انتظام کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے انتہائی مہربانی سے فرمایا تمام انتظام اُن پر چھوڑ دیا جائے انہوں نے مسجد میں واپسی پر بذریعہ تار دے لاہور میں جماعتِ احمدیہ کو تاکید فرمائی کہ لاہور ہوائی اڈہ پر ایمبولنس بھجوانے کا انتظام کیا جائے اس کے بعد اُسی وقت امی جان کی وصیت کا حساب کرکے بقیہ رقم بذریعہ چیک شیخ صاحب کی خدمت میں پیش کر دی گئی۔

لنڈن ائرپورٹ پر روانہ ہونے سے قبل مسجد فضل لنڈن میں بعد از نماز جمعہ بڑے ہال میں محترم شیخ صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے حصہ لیا۔ ہوائی جہاز کی روانگی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تاخیر ہونے کی وجہ سے اباجان تابوت لے کر پاکستان ٹائم کے مطابق پانچ بجے شام لاہور پہنچے۔ ائرپورٹ پر متعدد عزیزوں کی موجودگی پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔

کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو کر وہ بمع تابوت چھوٹے تایا جان مرحوم کے گھر دس بجے رات ربوہ پہنچے۔ جہاں تمام عزیز مقامات پاکستان سے امی جان کے آخری دیدار کی غرض سے جمع ہو گئے تھے۔ گھر میں ایک کہرام مچا ہوا تھا ۔۔ ہر آنکھ آنسوؤں سے لبریز ۔۔ اور چہرے تصویرِ حیرت ۔۔ ہر ایک کے جذبات اُبل کر سینوں کی گہرائی سے اُمڈ رہے تھے ۔۔ گویا کسی کو اپنی نگاہوں پر یقین نہیں تھا کہ یہ تلخ حقیقت اُن کے سامنے تھی ۔۔ اور آج وہ دل کو موہ لینے والی طرزِ گفتگو سے اُن کا دل بہلانے نہیں آئی ۔۔ بلکہ ۔۔ ایک خاموش راہی کی مانند ۔۔ اُن سِلا لباس زیبِ تن کئے ہوئے اپنی آخری آرامگاہ میں ابدی نیند سونے کے لئے عازمِ مُلکِ بقا ہے ؎

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مورخہ یکم نومبر بوقت صبح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نمازِ جنازہ پڑھانے کی درخواست کی گئی جسے حضور نے ازراہ شفقت منظور فرما لیا۔ انصار اللہ کے اجتماع میں حضور کی آخری تقریر ایک بجے ختم ہوئی اور تقریباً تین بجے بعد از نماز ظہر و عصر حضور نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں پاکستان بھر کے انصار اور خدام نے حصہ لیا بعد ازاں امی جان کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ ۱۳ میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظرِ دیوان نے دُعا کروائی۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ مَرْقَدَھَا

اباجان کی حضور اقدس سے بروز اتوار دو مرتبہ سرسری طور پر اور دوسرے دن سوموار کو ایک خاص ملاقات ہوئی ہر دفعہ حضور نے بڑے افسوس کا اظہار فرماتے ہوئے ہم سب بہن بھائیوں کے متعلق استفسار فرمایا۔ میرے بڑے بھائی سید رفیق احمد صاحب کے متعلق جو بغرض رہائش کینیڈا جا رہے تھے فرمایا "کینیڈا فوراً جائے اور پھر وہاں سے مجھے خط لکھے"۔ چنانچہ حسب ارشاد کینیڈا پہنچنے پر انہوں نے حضور کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کا جانا بابرکت فرمائے آمین۔

امی جان نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے ایک بیٹی، ایک پوتا دو پوتیاں اور ایک نواسہ بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت ہی عاجزانہ طور پر دُعا ہے کہ وہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور اس عظیم صدمہ کو صبر اور رضا سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین نیز ہمارے پیارے اباجان کو صبر اور سکون عطا فرمائے اور اُن کا سایہ تا دیر سلامت رکھے آمین۔

آخر میں میں تمام پڑھنے والوں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ میری پیاری امی جان کے لئے بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب وہ نیک کام کریں جن کی وجہ سے میری امی جان کا مقام اللہ تعالیٰ ہر آن بلند کرتا چلا جائے۔

آمین اللّٰھم آمین

درخواستہائے دُعا

● ۔ مکرم خورشید احمد صاحب وانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوڑکام (کشمیر) اپنی اہلیہ کے مناسب جگہ پر تبادلہ کے سلسلہ میں پریشان ہیں۔ موصوف پیش آمدہ مشکلات و پریشانی کے ازالہ نیز اپنی اور اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ صوبہ اُڑیسہ میں امساکِ باراں کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے ازالہ کے لئے ● ۔ مکرم انیس الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ اُڑیسہ مقیم کیرنگ کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ محترمہ مجیدی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نور الدین الہ دین صاحب کو گزشتہ دنوں موٹر سائیکل سے گر کر چوٹ آئی ہے موصوفہ دس روپے برائے اعانت بدر ادا کرکے اپنی کامل صحت و شفایابی نیز اپنے بیٹے عزیز ابراہیم محی الدین مقیم بیرون ملک کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم احمد نور خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید و مجلس انصار اللہ کیرنگ اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ مکرم الحاج ملک کریم ظفر صاحب مقیم شکاگو (امریکہ) کی اہلیہ محترمہ بعارضہ نمونیہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوف اپنی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی اور اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● ۔ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ حیدرآباد اپنے دونوں بیٹوں کو باعزت روزگار مہیا ہونے کے لئے ● ۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا۔ رانچی مختلف مدات میں پندرہ روپے ارسال کرکے اپنے بچوں عزیزان محمد جنید و محمد جاوید سلمہما کی ماہ دسمبر میں منعقد ہونے والے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ۔ مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب قائد ملاقائی علاقہ ۲ صوبہ کشمیر کی والدہ کو اچانک گال بلیڈر کی تکلیف لاحق ہونے پر سنٹرل ہسپتال سری نگر میں داخل کیا گیا ہے۔ موصوف اپنی والدہ کی کامل صحت و شفایابی، ہمشیرہ عزیزہ گلشن نذیر، برادرِ خورد عزیز فیروز احمد اور پسرِ خورد عزیز تنویر احمد کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● ۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سری نگر اپنے بیٹے عزیز محمد سلطان سلمہٗ جو چار روپے دینے کے اچانک بیمار پڑ گیا ہے کی کامل صحت و شفایابی نیز اپنی بچیوں عزیزہ منورہ سلطانہ، عزیزہ رشیدہ فرزانہ کی علی الترتیب آٹھویں اور چوتھی کلاس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئینِ بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

[illegible]

از مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل زیورچ۔ سوئٹزرلینڈ

لفظ خاتم النبیّین اور تحریف تراجم قرآن مجید

سورۃ الاحزاب (رکوع ۵ آیت ۴۰) میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ لفظ خاتم النبیین کا ترجمہ ذیل میں ہم بعض تراجم قرآن پاک سے پیش کرتے ہیں:۔

(۱) پروفیسر حمید اللہ صاحب سابق شاہی یونیورسٹی دکن حال پیرس کی طرف سے شائع شدہ فرنچ ترجمہ مطبوعہ پیرس ۱۹۵۹ء صفحہ ۴۲۳

خاتم النبیین = نبیوں کا مہر (SCEAV DE PROPHETES)

(۲) جناب محمد اسد صاحب LEOPOLD WEISS آسٹرین مسلمان وسابق ملازم وزارتِ خارجہ پاکستان) کے انگریزی ترجمہ قرآن مطبوعہ ڈبلن دارالاندلس جبرالٹر ۱۹۸۰ء صفحہ ۶۴۷

The seal of all prophets

یعنی۔ تمام نبیوں کی مہر

(۳) جناب نظام حیدرآباد دکن اور دوسرے مسلمان علماء کی سرپرستی اور اعانت سے تیار کردہ انگریزی ترجمہ از مرماڈیوک پکتھال صفحہ ۵۵۵ مطبوعہ لندن (متعدد ایڈیشن):۔

خاتم النبین یعنی نبیوں کی مہر Seal of the prophets

(۴) شمالی افریقہ کے ممتاز عالم شیخ سی بوبکر حمزہ حال رکن اسلامک انسٹی ٹیوٹ مسجد پیرس کی طرف سے ترجمہ شائع شدہ فرانسیسی ترجمہ (۱۹۷۲ء)

یعنی نبیوں کی مہر Le SCEAV DES PROPHETES

(۵) جرمن ترجمہ از پروفیسر رُوڈی پاریٹ مطبوعہ سٹوٹ گارٹ ۱۹۶۲ء صفحہ ۳۴۸

نبیوں کی مہر —— SIEGEL DER PROHETEN

(۶) انگریزی ترجمہ از جناب عبد اللہ یوسف علی صاحب مطبوعہ لاہور (متعدد ایڈیشن)

نبیوں کی مہر ۔ SEAL OF THE PROPHETS

(۷) انگریزی ترجمہ قرآن مجید از راڈویل مطبوعہ لندن و نیو یارک ایڈیشن ۱۹۷۸ صفحہ ۴۳۸

(نبیوں کی مہر) SEAL OF THE PROPHETS

(۸) قرآن مجید کا جرمن ترجمہ از ULLMAN مطبوعہ میونخ ۱۹۷۹ء:۔

(نبیوں کی مہر) Tas Siegel des Prophetes

اب تک ہماری نظر سے کوئی بھی ایسا ترجمہ قرآن کریم نہیں گزرا جس میں خاتم النبین کا ترجمہ "نبیوں کی مہر" نہ ہو۔ حضور ختمی مآب نبیوں کی مہر ہیں یعنی گزشتہ انبیاء کے لئے تصدیق اور آئندہ صرف ایسا نبی ظاہر ہو سکتا ہے جسکی تصدیق پر آپ کا مہر ہو اور وہ آپ ہی کا تابع اور اُمتی ہو صلی اللہ علیہ وسلم

سعودی عرب میں ممنوعہ ترجمہ قرآن جبرالٹر سے شائع کر دیا گیا۔

مشہور یورپین مسلم جناب محمد اسد کی طرف سے انگریزی ترجمہ قرآن مجید ادارہ دارالاندلس جبرالٹر کی طرف سے مکمل صورت میں شائع ہو گیا ہے اس سے قبل ۱۹۶۴ء میں اس ترجمہ کا پہلا حصہ مکۃ المکرمہ سے ایک نیم سرکاری ادارہ رابطہ کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد اس ترجمہ کے حصہ اول کی اشاعت سعودی علماء کی طرف سے روک دی گئی جس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ محمد اسد صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک کی آیتِ کریمہ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ (آل عمران ۳:۵۵) میں خدا کی طرف رفع کا ترجمہ "رفع درجات" EXALTATION کیا تھا چنانچہ اس بناء پر جناب LEOPOLD WEISS جن کا اسلامی نام محمد اسد ہے کو باقی ترجمہ کا کام سعودی عرب سے باہر آکر مکمل کرنا پڑا۔ اب یہ ترجمہ مکمل ہو کر جبرالٹر (جبل الطارق) کے ایک پبلشر دارالاندلس کی طرف سے قرآن کریم کے متن کے ساتھ شائع ہو گیا ہے جو حسب ذیل ایڈریس پر آرڈر کیا جا سکتا ہے

INDURIENT — PO BOX 4836 - CH 8022 - ZURICH 22
SWITZERLAND

امکانِ نبوت کے دلائل ..... (بقیہ صفحہ ۷)

والی آیت نازل ہو چکی تھی اور بقول مولوی صاحبان کے اس باطل عقیدے کے مطابق عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہو کہ آئندہ نبوت اور رسالت کا دروازہ بند ہے تو حضور کبھی یہ نہ فرماتے چونکہ آپ کے بعد شرعی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور ظلی اور بروزی نبوت کا سلسلہ جاری ہے اس لئے آپ نے ایسا فرمایا اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرؓ کے متعلق فرمایا۔

(۲) اَبُوْ بَکْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ

کہ ابو بکر میری اُمت میں سب سے افضل ہے سوائے اس کے کہ آئندہ کوئی نبی پیدا ہو جائے ایک دوسری جگہ یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ

اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ۔

یہ دو حدیثیں جو ایک ہی مضمون کو بیان کرتی ہیں کسی تشریح کی محتاج نہیں ہیں ان میں حضور نے صاف فرمایا ہے کہ میری اُمت میں ابو بکر کا درجہ بلند ہے سوائے اس کے کہ آئندہ کوئی نبی پیدا ہو جائے کیونکہ ہر حال میں ایک نبی کا درجہ غیر نبی سے افضل ہوتا ہے۔ ان احادیث سے کسی قسم کے شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ اُمتِ محمدیہ میں نبی ہو سکتا ہے۔

(۳) تَکُوْنُ النُّبُوَّةُ فِیْکُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَتَکُوْنُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۶۱)

اس حدیث میں مستقبل کا ایک نقشہ کھینچا گیا ہے کہ پہلے اُمتِ محمدیہ میں نبوت ہو گی پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہو گی پھر ملوکیت اور بادشاہت کا دور آئے گا اس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت کا قیام ہو گا جو تا قیامت قائم رہے گی ثابت ہوا کہ اس آخری خلافت سے پہلے کسی نبی نے ضرور آنا تھا تاکہ اس کے بعد قائم ہونے والی خلافت، خلافت علیٰ منہاج نبوت کہلا سکے وہ نبی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جن کے بعد خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے آپ کی جماعت میں خلافت قائم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق یہ خلافت تا قیامت اُمتِ محمدیہ میں جاری وساری رہے گی۔

معقولی دلائل

علاوہ منقولی دلائل کے عقل بھی اس بات کو گوارہ نہیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یعنی تمام انبیاء کی مہر تصدیق اور رحمۃ للعالمین بنائے اور آپ کی اُمت یعنی اُمتِ محمدیہ کے بارے میں فرمائے۔

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ (بقرہ: ۱۴۴)

اور آپ کی اُمت کو خیرِ اُمت کہے جس طرح فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تم تمام اُمتوں سے بہتر ہو۔ یہ روحانی اعزازات عطا کرنے کے باوجود جب اُمت کی حالت میں بگاڑ پیدا ہو تو خدا تعالیٰ اُمتِ بنی اسرائیل کے ایک رسول کو اس اُمت کی اصلاح کے لئے دوبارہ طلب کرے۔

دُنیا کو ہی دیکھیں کہ کیا جب کسی امیر آدمی کا کپڑا پھٹ جاتا ہے تو کیا وہ اس کو پیوند لگاتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یا تو اُسے پھینک دیتا ہے یا غرباء کو دے دیتا ہے

جب یہ ایک عام انسان کی حالت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو آخری زمانہ میں اُمتِ مسلمہ کی اصلاح کے لئے ایک غیر قوم کے گزشتہ نبی کو ہی دوبارہ نازل کر کے اس کا احسان لینے کی کیا ضرورت ہے حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی اُمت میں ہی ان تمام انعامات کے حصول کی گنجائش رکھی تھی اور اس کے مطابق اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ظلی نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

---

(۱) مسٹر محمد اسد ایک معروف عالم اسلام اور کتاب روڈ ٹو مکہ (ROAD TO MECCA) کے مصنف بھی ہیں۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی کئی عرب علماء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) آسمان پر زندہ موجود مانتے ہیں جبکہ یہ بات قرآنی تعلیم صریح برخلاف ہے

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

خطبات کے کیسٹ

موجودہ سائنسی ترقی کی متعدد ایجادات سے ایک مفید ایجاد ٹیپ ریکارڈ بھی ہے جس کے ذریعہ ہم کیسٹ میں محفوظ آواز کو بار بار سُن سکتے ہیں۔ تربیتی اور رُوحانی نقطہ نگاہ سے اس مفید ایجاد سے مستفیض ہونے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ آپ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ خطبات و ارشادات کو حضور کی اپنی پیاری آواز میں سنیں جو بہت مفید، مؤثر اور بابرکت بھی ہے جس سے آپ کے اہل و عیال اور افرادِ جماعت کی تعلیم و تربیت کا مقصد پورا ہوگا۔ نیز تبلیغی اغراض کے لئے بھی مفید ہوگا۔

حضور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ہر بڑی جماعت میں ایسی کیسٹوں کی لائبریری کی طرز پر موجود ہونا ضروری ہے اور احباب جماعت کو بار بار سُنانے کا انتظام ہونا چاہیے۔

جماعتیں اور احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس بابرکت ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اظہارِ تشکّر اور درخواستِ دُعا

میرے سب سے چھوٹے لڑکے عزیز پرویز احمد سلمہ نے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ سال بہار میڈیکل کالج کے داخلہ کے امتحان میں پانچ ہزار طلباء کے مقابلہ میں چھیانویں پوزیشن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سے قبل عزیز نے Agricultural کالج کے داخلہ کے امتحان میں بیس ہزار امیدواران کے مقابلہ میں سولہویں پوزیشن حاصل کی تھی۔ امسال رانچی یونیورسٹی کے بی ایس سی پارٹ آنرز کے امتحان میں عزیز کو بفضلہ تعالےٰ فرسٹ کلاس ڈسٹنکشن کے ساتھ اعلیٰ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ سب خدا کے فضل و کرم اور احمدیت کی برکات ہیں۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ یکصد روپیہ ارسال کرتے ہوئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعاؤں کا خواستگار ہوں کہ مولیٰ کریم عزیز کو صحت و عافیت والی درازیٔ عمر عطا کرتے ہوئے دینی اور دنیوی ترقیات سے مالامال کرے۔ آمین

خاکسار: عزیز احمد پرنسپل سمڈیگا کالج (رانچی یونیورسٹی بہار)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیّر مبلغ سلسلہ کو بتاریخ ۲۱/۱۰/۸۲ پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام "بشیر احمد ذاکر" تجویز فرمایا ہے۔ مختلف مدات میں بطور شکرانہ مبلغ دس روپے ادا کر کے قارئین بدر کی خدمت میں عزیز مولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور سلسلہ و خاندان کے لئے مفید وجود بننے کے لئے دُعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: نذیر احمد پونچھی کارکن دفتر محاسب قادیان

خلفائے عظام اور بزرگان سلسلہ کی پُر اثر تقاریر کے عمدہ اور بہترین

کیسٹ

حاصل کرنے کیلئے

ناصر ریڈیو قادیان کو خدمت کا موقعہ دیں

لاگت قیمت
یعنی
صرف مبلغ ۳۰ روپے
فی کیسٹ

پروپرائیٹر: وسیم احمد ناصر - ناصر ریڈیو بالمقابل احمدیہ شفاخانہ قادیان

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے

ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸ ر ۱۹ ر ۲۰ ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کروانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں تا ان کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ قادیان ریلوے اسٹیشن سے بروقت ریزرو کرائی جا سکے اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوا دی جائے نیز دفتر ہذا کو اپنی چٹھی میں مندرجہ ذیل امور بھی تحریر فرمائیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں کی ریزرویشن درکار ہے
(۳) درجہ (یعنی سیکنڈ کلاس یا فرسٹ کلاس)
(۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر (۶) جنس (مرد - عورت - لڑکا - لڑکی)
(۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ - (۸) ٹرین کا نام جس کی ریزرو مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان پر

موسم کے مطابق پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

ہمارا جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہی ماہ دسمبر کی ان تاریخوں میں منعقد ہوتا ہے جبکہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی بھارت میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے مگر اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف ہوتی ہے بلکہ انتظامیہ کے لئے بھی اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے اندریں حالات ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بہمراہ اپنے موسم کے مطابق گرم پارچات (جن میں رضائی، کمبل، لحاف وغیرہ شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تا وہ موسم کی شدت کا مقابلہ کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسی غرض سے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں"۔

اللہ تعالےٰ تمام مخلصین جماعت کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس روحانی اجتماع کی برکت سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

روحانی مائدہ

(۱) تقاریر حضرت فضل عمرؓ ——— تعلق باللہ - تعمیر روحانی اور قرآن کریم وغیرہ
(۲) تقاریر و خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ
(۳) خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ——— انتخاب خلافت سے اب تک مع خطبات جمعہ اور تقریر بر موقع افتتاح مسجد "بشارت" سپین
کیسٹ کی صورت میں حاصل کرنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں ... ریکارڈنگ ... فی کیسٹ صرف 15/ روپے طاہر ریڈیو اینڈ الیکٹرانکس قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئرچت پور روڈ کلکتہ-۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PHONE 275475
RESIDENCE 273903

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۲۴ تپسیا روڈ، کلکتہ ۸ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صفحہ ۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس-۲ تپسیا روڈ-کلکتہ-۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2- TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶-مینگو لین-کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے: ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر --!!

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16- MANGOE LANE CALCUTTA -700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار-موٹر سائیکل-سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE No. 75360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹج انڈسٹری

ریگزین-فوم-چمڑے-جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین-معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس-بریف کیس-سکول بیگ-

ایئر بیگ-ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

اینڈ پرس-منی پرس-پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵- نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۶ فون نمبر ۴۴۳۷۱۷

ارشادِ نبویؐ

"اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَآ اَھْلَ الْقُرْاٰنِ" (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:- اللہ وتر یعنی ایک ہے۔ وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔ پس اے قرآن والو! تم بھی وتر پڑھا کرو۔

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-
"کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہیں۔" (سنن ابی داؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام
"یاد رکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۲)

پیشکش:-
محمد امان اختر نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲- سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ABCOY LEATHER ARTS

34/3, 3RD. MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE, 560026.
MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو، ٹی وی، بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۴)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز- کرشڈ بون- بون میل- بون سینیوز- ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن- حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

حیدرآباد میں فون نمبر- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد- حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیئر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے